بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

قادیان ضلع گورداسپور

BADR — QADIAN

عام قیمت پیشگی ۔ ۔

اے جہان منتظر خوش ہو کہ سوئے قادیان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۹۸ | آگیا موعود عیسیٰ مہدی آخر زمان

۱۳ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ عیسیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام مطابق ۱۶ اپریل ۱۹۰۶ء

بروز جمعرات

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

جلد ۵

نمبر ۱۵

فی پرچہ ۲ ر

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اوس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت اون کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم ۔ یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے اداکرتا رہے گا حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اوس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم ۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا ۔ دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض اللہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا ۔ ۔ ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم | ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود | آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست | ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
آن سہ از حضرت احدیت است | منکران مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است | منکر آن لعنتی لعین خدا است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیا ست
یک قدم دوری ازان عالی جناب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سنگ
عام قیمت پیشگی ۔ ۔ ۔ ۔ للعہ
مابعد ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ صہ
فی پرچہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲ ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرین گے اون سے بحساب مابعد لی جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اوسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے ورنہ بعد میں نہیں مل سکیگا ۔ رسید زر اخبار میں دی جاویگی علیحدہ رسید نہ بھیجی جاویگی البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیں ان کو بہرحال رسید حاصل کرنی چاہیئے روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔ تمام ترسیل زر بنام منیجر معراج الدین عمر پروپرائٹر کے نام ہونی چاہیئے ۔ منیجر بدر

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں اور جن میں ہاتھ دیکر آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنے والے سب اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ ۔ ۳ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اون تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار رہا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین

اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لیے دعا کرتے ہیں

بدر مسیح

خدا کی تازہ وحی

میاں منظور محمد صاحب کی بیوی (جو حضرت اقدس کے گھر میں رہتے ہیں) مرض سل سے بیمار ہے۔ حضرت کو اس کی نسبت الہام ہوا۔

۱۔ حٰمٓ۔ تلک آیات الکتاب المبین

ترجمہ۔ لفظ حم میں بیمار کا نام بطور اختصار ہے اور باقی الفاظ کے یہ معنے ہیں کہ اس میں کئی نشان ہیں جو خدا کی کتاب میں مقرر ہیں

۲۔ بیمار بہت ہی چیخیں مارتا ہے

۳۔ ماتم کدہ

۴۔ انی احافظ کلمن فی الدار من ھذہ المرض الذی ھو سیاری

ترجمہ میں تمام گھر والوں کو اس بیماری سے بچاؤنگا ایسی بیماری جو متعدی ہے۔

من ہذہ المرض یعنے من ہذہ الافت

فرمایا کہ اگرچہ اس میں بظاہر عبارت میں غلطی معلوم ہوتی ہے مگر خدا تعالیٰ اس صرف نحو کا ماتحت نہیں۔ اور ایسی مثالیں قرآن شریف میں بھی موجود ہیں

پھر حضرت کو بیمار کے واسطے بعض دوائیں دکھائی گئیں اور الہام ہوا کہ

۵۔ امید سے بڑھکر فائدہ ہوا۔

۶۔ دوبارہ زندگی

۷۔ منسوخ شدہ زندگی

۸۔ انی برآء من ذالک

(یہ کسی دوسرے کا مقولہ ہے)

۹۔ کتب اللہ علی نفسہ الرحمۃ

ترجمہ۔ خدا تعالیٰ نے رحمت کا ارادہ کیا ہے۔

۱۰۔ حق علینا نصر المومنین

ترجمہ۔ ہم مومن کی ضرور نصرت کرتے ہیں

۱۱۔ اتانی الرحمۃ فی اول الذکر و آخر الذکر

یعنے وہ شخص جو بیمار تھے ان کی نسبت جب دعا کی گئی تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوئی

۱۲۔ رحمت اور فضل کا مقام شکر کا مقام

دورہ وفد

تیسرے وفد کے دورہ کے متعلق حسب ذیل اعلان اخبار میں کیا جاتا ہے اور بذریعہ خط بھی جماعتہائے متعلقہ کو اطلاع دی گئی ہے۔

۱۴۔ اپریل جمعرات کی شام کو ۱۰ بجے رات کے لاہور سے روانہ ہو کر ۱۵۔ اپریل ۸ بجے صبح کے راولپنڈی۔ راولپنڈی سے ۱۶ اپریل ۱۰ بجے شام روانہ ہوکر گجرات ۱۷ اپریل ساڑھے سات بجے شام کے گجرات سے ۱۸ اپریل ۱۰ بجے صبح کے روانہ ہوکر وزیرآباد ۱۸ اپریل گیارہ بجے۔ وزیرآباد ۱۸ اپریل ۵ بجے شام کے روانہ ہوکر جموں ۹ بجے رات کے جموں سے نو بجے رات کے ۱۹ اپریل چلکر سیالکوٹ ۱۰ بجے رات کے اور سیالکوٹ سے ۲۰ اپریل چھ بجے شام کے چلکر واپس لاہور۔

ڈاک ولایت

عیسائیت و اسلام

پرسٹن مین پادری لیف بی میر نے یہ بیان کیا ہے کہ ملک کے بعض حصون مین گرجا گہرون کی آمدنی اس قدر کم ہوگئی ہے کہ ناچ و تماشون سے سرمایہ جمع کرنا پڑتا ہے واقعی اگر خدا (تثلیث والا) ایساہی دیوالیہ ہوگیا ہے کہ اس کے گرجا گہر کی آمدنی مین کھیل تماشون سے کام لینا پڑتا ہے تو پہر تمام بکھیڑا ایک قلم کیون نہ موقوف کردیا جائے حقیقت یہ ہے کہ عیسائی مذہب ڈگمگا رہا ہے جب عبادتگاہون مین آدمیون کو پھسلا کر بلایا جائے اور مذہبی معاملات کیطرف توجہ دلانے کے لئے بھیری صورتین اختیار کی جاوین تو اس سے پتہ چل سکتا ہے کہ وہ مذہب کہان تک وسیع ہوگا جنمین ایسی باتون کی اجازت دیگئی ہے۔

اخبار کرسچن ورلڈ لکھتا ہے۔ کہ حیوانیت لندن مین تو اپنی تکمیل کو ہونچ گئی ہے اس کا علم ادب وسیع اور عالمگیر ہے ہر گلی کے نکڑ پر پبلک مکانات موجود مین جہان کا دستور العمل کچھ اور ہی ہے۔ وہان کی پبلک کی رائے بہی علیحدہ ہے اور جہان کے باشندے اپنی حالت پر مطمئن معلوم ہوتے ہین۔ اس شہر مین جہان کفر کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہو وہان اس بات کے خیال سے جسم مین تھرتھری پیدا ہوجاتی ہے کہ ہزار ہا لڑکے سال بسال اپنا وطن چھوڑ کر دیگر اضلاع سے وہان آئین۔ شراب نوشی ان سب خباثت کی جڑ رہی۔ لیکن ان سب بدتہذیبیون اور بے شرمیون سے شراب کی پکی دوستی ہے"۔ افسوس ہے کہ اخبار کرسچن ورلڈ نے ان الفاظ کو لکھتے ہوئے یہ خیال نہ کیا کہ انگلستان مین جو اخلاقی بدتہذیبیان پھیلی ہین۔ ان کی علت غائی کیا ہے۔ اسلام کے قوانین فطرت کے بالکل مطابق اور موافق ہین آج لندن مین جو خرابیان ہین اور جن کی برائیان آج پادریون کو محسوس ہورہی ہین۔ وہ شریعت اسلام کے مذہبی قوانین سے بالکل ممنوع ہین۔ شراب نوشی کا دفعیہ کسی پارلیمنٹ کے قانون سے نہ تو ہوا ہے اور نہ ہوسکتا ہے۔ ہان اگر ممکن ہے تو اسی صورت سے ہے۔ کہ یہ امر ذہن نشین کردیا جائے کہ شراب نوشی خدا کے احکام کے بالکل خلاف ہے مذہب اسلام نے شراب نوشی۔ قمار بازی۔ اور عیاشی کی جن صاف اور زبردست لفظون مین ممانعت کی ہے وہ اسی سے ظاہر ہے کہ ان خرابیون سے مسلمان نہ صرف بطور سوسائٹی سے پرہیز کرتے ہین۔ بلکہ مذہبی طور پر اس سے نفرت کلی رکھتے ہین۔ جس کی نظیر تمام اسلامی ممالک مین مل سکتی ہے اگر انگلستان اپنے اخلاق کو سدہار سکتا ہے تو اس کے لئے یہی ترکیب ہے۔ کہ وہ اسلام کے عمدہ اصولون کو اختیار کرے اور پہر انگلستان سے شراب خوری۔ قمار بازی۔ سودخوری۔ زنا۔ فحش وغیرہ خرابیان جلد نیست و نابود ہوجائین گی۔ اور انگریزی نسل کی تنزلی کا کچھ بہی اندیشہ باقی نہ رہے گا۔

اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے۔ جسے ہر قوم و ملت کا آدمی بلاتکلف قبول کرسکتا ہے۔ نیچر کا یہ ہی منشا ہے کہ انسان اسلام ہی کے لئے پیدا ہوا ہے اور اسلام انسان کی بہتری کو۔ اسلام کوئی نیا مذہب نہین بلکہ ابتدائے تخلیق عالم سے یہ مذہب جاری ہے اور جاری رہے گا۔ مذہب اسلام کے فطری مذہب ہونے پر انسانی عقل ہمیشہ ساتھ دیتی رہی ہے۔ اسلام کا ہر ایک مسئلہ سائنس کی کسوٹی پر روز اول مین پہلے ہی سے کس لیا گیا ہے۔

ہمعصر انسٹیٹیوٹ مولانا شبلی کے لکچر کا خاصہ اسی بارہ مین درج کرتا ہے۔ کہ اونہون نے اپنے لکچر مین بمقام علی گڈہ یہ ثابت کیا ہے کہ مذہب اسلام ایک فطری مذہب ہے اور دنیا کے تمام مذہبون سے زیادہ وہ اس قابل ہے کہ اس کو عام آدمی قبول کرسکین۔ اس دعوے کے ثابت کرنے کے لئے انہون نے فرمایا۔ کہ ہندون مین برہمنون چھتریون ویشون اور شودرون کے یکسان حقوق نہین ہین ان مین کوئی شخص عبادت نہین کرسکتا۔ جب تک کہ ایک پنڈت موجود نہ ہو۔ یعنے خدا تک پہنچنے کے لئے بہی ان مین سے ہر ایک کو اپنے سے اعلے شخص کی مدد کیضرورت ہے۔ شودر کے کانون مین اگر ویدون کی آواز پہونچے تو شاسترون کا حکم ہے کہ اس کے کانون مین سیسہ پگہلا کر ڈالا جائے عیسائیون کا بھی یہی حال ہے۔ جب تک کوئی شخص پادری کے سامنے توبہ نہ کرے اور پادری اس کی مغفرت کا وعدہ نہ کرے اس کی توبہ قبول نہین ہوتی۔ مردون اور عورتون کے حقوق مین مساوات بہی ان مذہبون مین نہین ہے۔ اس بات کو بہت عرصہ نہین گذرا کہ عیسائی بہی ہندون کیطرح عورتون کو ذلت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ ان مین ایک دفعہ اس سوال پر بحث ہوئی تہی کہ عورتون مین روح ہے یا نہین فیصلہ یہ ہوا۔ کہ روح تو ہے۔ مگر وہ مردون کی غلامی کے لئے بنائی گئی ہین۔ یورپ مین چند روز پہلے یہ دستور بہی تہا۔ کہ شادی ہوتے ہی بیوی کی جائداد خاوند کے قبضے مین چلی جاتی تہی۔ برخلاف اس کے اسلام مین سب کے حقوق یکسان ہین۔ ایک کو دوسرے پر کوئی برتری بجز نیکی اور پرہیزگاری کے نہین ہے یہان ایکی توبہ دوسرے کے ذریعہ سے قبول نہین ہوتی۔ اسلام نے صاف اعلان کیا ہے کہ مردون اور عورتون کے حقوق یکسان ہین اور جو مرد کمائین وہ اون کا اور جو عورتین کمائین وہ ان کا مال ہے۔ اسلام حکم دیتا ہے۔ کہ جو خود کھاؤ وہی اپنے غلامون کو کھلاؤ۔ غلامون کے ساتھ عمدہ برتاؤ کرنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ ادنے حالت سے نکلکر امارت اور حکومت کے رتبہ پر پہونچگئے۔ جب کوئی شخص مذہب اسلام قبول کرلیتا ہے خواہ وہ کسی قوم اور ملک کا ہو اس کو فوراً بہی حقوق مل جاتے ہین جو سب مسلمانون کو ملے ہوئے ہین۔ (وطن السلام)

ہنٹلی پامر کے بسکٹ

از اسلامی شیخ عبد اللہ کوئیلم بی اے کیل لورپول سے اکثر مسلمانون نے دریافت کیا تہا کہ ہنٹلی پامر کے بسکٹ جو انگلستان مین تیار ہوکر ہندوستان و دیگر مقامات مین کثرت سے فروخت ہوتے ہین وہ مسلمانون کے قابل استعمال ہین یا نہین چنانچہ شیخ الاسلام نے ان کو لکھا کہ ہم بسکٹ کی تیاری کا کارخانہ اس نیت سے معائنہ کرنا چاہتے ہین کہ اس مین کوئی شے مسلمانون کے مذہب کے خلاف سور کی چربی وغیرہ کے قسم سے تو استعمال نہین ہوتی اس کا جواب کارخانہ نے یہ دیا کہ ہمارا دستور نہین کہ ہم باہر کے آدمیون کو اپنا کارخانہ دکہلائین یا مال کی بناوٹ کی تحقیقات کرنے دین بسکٹ مین کون کون سی شے استعمال ہوتی ہے اس کو بہی ہم نہین بتلاسکتے سوائے اس کے اور کوئی اطمینان نہین دے سکتے کہ بازار مین جو عمدہ اور خالص چیزین دستیاب ہوتی ہین انہین سے ہم اپنے بسکٹ تیار کرتے ہین ہم اپنے تجارتی راز کو جو قیمتی ہے افشا کرنا پسند نہین کرتے۔ اس جواب پر شیخ الاسلام کہتے ہین کہ ہم اس کی سفارش نہین کرسکتے کہ مسلمان اس کارخانہ کے بسکٹ یا کیک استعمال کرین۔

اتمام البرہان مصنفہ شیخ احمد حسین صاحب

میرٹھی پر ریویو

(از سید صادق حسین صاحب صادق مختار عدالت وسکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ)
گزشتہ اشاعت سے آگے

حقیقۃ الوحی

شیخ صاحب نے اتمام البرہان کے صفحہ ۱۵-۲۹ میں وحی والہام کے مترادف المعنے ہونے نہ ہونے کی بحث چھیڑ کر غیر متعلق اصطلاحات نویسائی شروع کر دی اور اس معرکۃ الآرا بحث کو یون ناتمام چھوڑ کر سرسری طور سے یہ نتیجہ نکال لیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وحی کا آنا منقطع ہوگیا۔ اور یہ خاموش ہوگئے۔ لہذا ہم اس مضمون مین وحی کے معنے حقیقت وحی اور اس کے بقا و انقطاع پر بذرا البسط کے ساتھ بحث کرین گے اور اسی ضمن مین صحت والہام کے معنے حقیقت الہام اور وحی والہام کے مترادف المعنے ہونے نہ ہونے پر بھی بحث کرین گے پس واضح ہو کہ وحی کے لغوی معنے حسب ذیل ہین۔

وحی کے لغوی معنی

الوحی۔ الاشارۃ یقال وحیت الیہ بخبر کذا ای اشرت وصوّت بہ رویدا نقلہ الجوھری وقال الراغب الاشارۃ السریعۃ قلت وعلی ذلک قولہ فاوحی الیھم ان سبحوا وفی القاموس الوحی الاشارۃ والمکتوب والرسالۃ والالہام والکلام الخفی وکل ما القیتہ الی غیرک اھ وقال ابن الاعرابی یقال اوحی الرجل اذا بعث برسول ثقۃ الی عبد من عبیدہ ثقۃ اھ واللغۃ الفاشیۃ فی القرآن اوحی بالالف والمصدر المجرّد ویجوز فی غیر القرآن وحی الیہ وحیاً والوحی ما یوحیہ اللّٰہ الی انبیاءہ (تاج) قال تعالی۔ واوحینا الیک الآیۃ۔ وقال ابن الانباری سمّی وحیاً لان الملک اسرہ عن الخلق وخص بہ النبی المبعوث الیہ ولا یجاھر بہ لیسمعھم الی بعض ذخیرۃ ... ھذا اصل الحرف ثم قصرا وحاہ علی معنی الھمہ۔ وقال ابو اسحق اصل الوحی فی اللغۃ اعلام فی خفاء ولذلک صار الالہام یسمی وحیاً قال الازھری وکذلک الاشارۃ والایماء یسمی وحیاً والکتابۃ تسمّی وحیاً وقولہ عزّ وجل وما کان لبشر ان یکلمہ اللّٰہ الا وحیاً او من وراء حجاب معناہ الا ان یوحی الیہ وحیاً فیعلمہ بما یعلم البشر انہ اعلمہ اما الہاماً او رؤیا واما ان ینزل علیہ کتاباً کما انزل علی موسیٰ او قرآناً یتلی علیہ کما انزلہ علی سیدنا محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔ وکل ھذا اعلام وان اختلف اسبابھا والکلام فیھا۔ وقال الراغب اصل الوحی الاشارۃ السریعۃ وذلک یکون بالکلام علی سبیل الرمز والتعریض ویکون بصوت مجرّد عن الترکیب وباشارۃ ببعض الجوارح وبالکتابۃ وغیر ذلک ویقال للکلمۃ الالٰھیۃ التی تلقی الی انبیاءہ واولیاءہ وحیٌ وذلک اما برسول مشاھد تری ذاتہ ویسمع کلامہ کتبلیغ جبرئیل فی صورۃ معینۃ واما بسماع کلامہ من غیر معاینۃ کسماع کلامہ تعالیٰ واما بالقاء فی الروع کحدیث ان جبرئیل نفث فی روعی واما بالہام نحو واوحینا الی ام موسیٰ واما بتسخیر نحو واوحی ربک الی النحل۔

(تاج) وقولہ تعالیٰ واذ اوحیت الی الحواریین ای القیت فی قلوبہم وقیل امرتھم وقولہ اذ یوحی ربک الی الملائکۃ ای یامر ومثلہ واوحی فی کل سماء امرھا

لغات القرآن جلد دوم مؤلفہ مولانا عبد الحی الحویزی۔

ترجمہ۔ وحی اشارہ کو کہتے ہین کہا جاتا ہے اشارہ کیا مین نے تیرے لئے ساتھ خبر کے اسی طرح یعنی اشارہ کیا مین نے اور آوازہ دیا مین نے تھوڑا نقل کیا اس کو جوہری نے اور کہا راغب نے اشارہ جلدی سے۔ مین کہتا ہون اور اوپر اس کے اللہ تعالیٰ کا قول پس اشارہ کیا طرف ان کے یہ کہ تسبیح کرین اور قاموس مین ہے۔ وحی کے معنی اشارہ اور کتابت اور مکتوب اور رسالت اور الہام اور کلام مخفی اور ہر ایک جو ڈالے تو اس کو طرف غیر اپنے کے اھ اور کہا ابن اعرابی نے کہا جاتا ہے۔ اوحی الرجل جب بھیجتا ہے ساتھ رسول ثقہ کے طرف بندے کے اپنے بندون مضبوط سے اھ۔ اور لغت مشہور قرآن مین اوحی ساتھ الف کے اور مصدر مجرّد اور جائز غیر قرآن مین وحی الیہ وحیاً وحی کی گئی طرف اس کے وحی کیا جانا اور وحی جو وحی کرتا ہے اللہ طرف اپنے نبیون کے (تاج) کہا اللہ تعالیٰ نے اور وحی کی ہم نے تیرے۔ الآیۃ۔ اور کہا ابن انباری نے نام رکھا گیا وحی اس واسطے کہ فرشتے چھپاتے ہین اس کو مخلوقات سے اور خاص کرتے ساتھ اس کے نبی جو بھیجا ہوا ہوتا ہے طرف اس کے اور وحی کا اصل یہ ہے کہ مخفی کرتا ہے بعض ان کا طرف بعض کے جیسے کہ بیچ بنے اللہ تعالیٰ کے ہے وحی کرتا ہے بعض ان کا طرف بعض کے ملمع ساز باتین دھوکہ دینے کے لئے یہ اصل حرف ہے۔ پھر مقصود ہوا وحی کی اس کو اوپر معنے کے الہام کیا اس کو اور کہا ابو اسحق نے اصل وحی لغت مین جتانا مخفی ہے اور اسلئے یہ ہوگیا الہام نام رکھا جاتا ہے وحی کہا ازہری نے اور اسی طرح اشارہ اور ایما نام رکھا جاتا ہے وحی اور کتابت کا نام رکھا جاتا ہے وحی اور اس کا قول اور نہین ہے واسطے بشر کے یہ کہ کلام کرے اس سے اللہ مگر وحی یا پردے کے پیچھے معنی اس کے مگر یہ کہ وحی کرے طرف اس کے وحی کرنا پس سکھاتا ہے ساتھ اس کے سکھاتا ہے بشر کو یہ الہام یا رویا۔ اور یا یہ کہ اوتارتا ہے اوس پر کتاب جیسے کہ اوتارا اوس نے موسیٰ پر یا قرآن پڑھا جاتا ہے اوس پر جیسے کہ اوتارا اوس نے اوس کو اوپر سردار ہمارے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ہر ایک اعلام ہین اور اگرچہ مختلف ہین اسباب اور ان کے اور کلام اوس مین اور کہا راغب نے اصل ہے معنی اشارہ جلدی سے اور یہ ہوتا ہے ساتھ کلام کے اوپر طریقے رمز اور تعریض کے اور ہوتی ہے ساتھ آواز مجرد کے ترکیب سے اور ساتھ اشارہ کرتے بعض جوارح کے اور ساتھ کتابت کے اور سوا اس کے اور کہا جاتا ہے واسطے کلمہ الٰہیہ کے وہ جو ڈالتا ہے طرف نبیون اور ولیون اپنے کے وحی اور یہ بات ساتھ رسول مشاہد کے دیکھتا ہے اوس کی ذات کو اور سنتا ہے اوس کی کلام کو مانند پہنچانے جبرئیل کے بیچ صورت معینہ کے اور یا ساتھ سننے کلام کے بغیر دیکھنے کے مانند سننے کلام اللہ تعالیٰ کے اور یا ساتھ ڈالنے کے دل مین مانند حدیث کے کہ تحقیق جبرئیل نے پھونکا میرے دل مین اور یا ساتھ الہام کے مانند اور وحی کی ہم نے طرف مان موسیٰ کے اور یا ساتھ قابو کرنے کے مانند اور وحی کی تیرے رب نے طرف شہد کی مکھیون کے (تاج) اور اللہ تعالیٰ کا قول اور وحی کی مین نے طرف حواریون کے یعنی ڈالی

من نے بیچ دون ان کے کے اور کہا گیا حکم کیا مین نے اون کو۔ اور اس کا قول جب وحی کرتا ہے تیرا رب طرف فرشتون کے یعنی حکم کرتا ہے اور شل اس کے اور وحی کی بیچ ہر ایک آسمان کے اپنی بات کی"

غیاث اللغات مین لکھا ہے۔ وحی۔ بالفتح پیغام خدا و سخن رمز۔

الہام کے معنے

مجمع البحار مین لکھا ہے الالهام ان یلقی الله فی النفس امرًا یبعثه علی الفعل او الترك وهو نوع من الوحی یختص الله به من یشاء من عباده۔ یعنے الہام کے معنے یہ ہین کہ اللہ تعالےٰ ڈالدے نفس مین ایک امر کو کہ باعث ہو وہ اس ملہم کو کسی چیز کے فعل پر یا ترک پر۔ اور وہ الہام ایک قسم ہے وحی کی۔ خاص کرتا ہے اللہ تعالےٰ ساتھ اوس کے جس شخص کو چاہتا ہے اپنے بندون سے۔

غیاث مین لکھا ہے۔ الہام بالکسر انچہ در دل کسے انداز و خدا تعالی از خیر و نوع خیر و شر از بحر الجواہر و لطائف اللغات [illegible] و کنز

کشف کے معنے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] بردا شتن پردہ از [illegible] چیزے و کشف [illegible]

پس لغت اور قرآن کریم کی اصطلاح کے مطابق وحی [illegible] جیسا کہ [illegible] ظاہر ہے [illegible] کہ کسی چھپی ہوئی بات یا مخفی چیز کی طرف اشارہ کرے یا چھپی ہوئی بات یا مخفی چیز سے اطلاع دیا جانا۔ اور جب [illegible] کو پوشیدہ کسی چھپی ہوئی بات یا مخفی چیز سے اطلاع دیا جاوے تو اسلامی اصطلاح کے مطابق یہ کہا جاتا ہے کہ خدا نے اس پر وحی نازل کی۔ نزول وحی کی مختلف صورتین ہین جن مین سے بعض کو الہام یا کشف یا رؤیا سے تعبیر کرتے ہین۔

اب سوال یہ ہے۔ کہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کلیتًا و مطلقًا وحی الٰہی کا نزول منقطع ہوا گیا یا بدستور سابق باقی ہے اگر بدستور سابق نہین تو وحی الٰہی کی تمام اقسام مین سے کونسی قسم منقطع ہوگئی۔ اور کونسی باقی ہے۔

جواب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد نہ ہر قسم کی وحی الٰہی منقطع ہوگئی نہ ہر قسم کی وحی الٰہی کا نزول باقی و جاری رکھا گیا بلکہ بعض قسم کی وحی ہمیشہ کے لئے منقطع ہوگئی اور بعض قسم کی وحی ہمیشہ کے لئے باقی و جاری رکھی گئی۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ شریعت محمدیہ چونکہ قیامت تک قائم رہیگی اور اس مین کسی قسم کی کمی بیشی یا تغیر و تبدیل مطابق آیۂ کریمہ نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون اور آیۂ کریمہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول الله وخاتم النبیین اور آیۂ کریمہ ان الله لا یخلف المیعاد نہین ہوسکتی۔ اسلئے آنحضرت صلعم کے بعد کوئی ایسی ربانی اطلاع یا وحی کسی شخص پر قیامت تک نازل نہین ہوسکتی جو شریعت جدیدہ لائے یا مخالف و ناسخ شریعت محمدیہ ہو۔ مسلم کی ایک حدیث منقولہ اتمام البرہان صفحہ ۲۴ مین جو یہ مذکور ہے۔ کہ ام ایمن رض اس بات پہ روئین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد الوحی منقطع ہوگئی۔ وہ خاص وحی شریعت کے انقطاع کی طرف اشارہ ہے۔

غرض وحی شریعت کے سوائے باقی تمام قسمین وحی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد قیامت تک [illegible] قائم [illegible] و جاری ہین جیسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سعادت مہد مین اور نیز اوس سے پہلے قائم و جاری تہین۔ کیونکہ وجود باری تعالےٰ اور اوس کی صفات خاصہ پر خلق اللہ کو یقین دلانے اور اون کو حقائق و معارف شریعت سمجہانے اور نیز ایمانی و عرفانی حالات کی ترقی و تکمیل کے لئے اون کو مراتب ثلثہ علم الیقین و عین الیقین و حق الیقین پر درجہ بدرجہ پہونچانے کے لئے ربانی اشارات و اعلامات یعنی بقیہ اقسام وحی کی ضرورت جیسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے تہی ویسے ہی بعد وفات تا قیامت باقی رہی اور رہیگی۔ تفسیر فتح البیان مین بہی یہی فیصلہ دیا ہے چنانچہ عبارت اس کی یہ ہے۔ والمنفق ان المنفی وحی الرسالة لا مطلق الوحی۔ یعنے اسبات پر سب کا اتفاق ہے کہ اولیاء کو وحی رسالت نہین ہوتی نہ یہ کہ مطلق وحی نہ ہوتی ہو۔ آیات و احادیث مندرجہ ذیل اس رائے کی موئد ہین۔ خداوند کریم قرآن مجید مین فرماتا ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تتنزل علیهم الملئکة الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التی کنتم توعدون۔ نحن اولیٰؤکم فی الحیٰوة الدنیا وفی الاخرة ولکم فیها ما تشتهی انفسکم ولکم فیها ما تدعون نزلا من غفور رحیم۔ پارہ ۲۴

تحقیق جنہون نے کہا رب ہمارا اللہ ہے پہر اسی پر ٹہرے رہے اون پر اوترتے ہین فرشتے کہ تم نہ ڈرو نہ غم کہاؤ اور خوشی سنو اس بہشت کی جس کا تم کو وعدہ تہا۔ ہم ہین تمہارے رفیق دنیا مین اور آخرت مین اور تم کو وہان ہے جو چاہے جی تمہارا اور تم کو وہان ہے جو منگواؤ۔ مہمانی ہے اوس بخشنے والے مہربان سے۔

اس آیت سے جس کا نفاذ قیامت تک قائم رہیگا۔ ثابت ہوا کہ جو لوگ اللہ تعالےٰ کو اپنا رب مان لیتے ہین اور پہر اسپر استقامت دکہلاتے ہین اونپر ملائکہ اللہ نازل ہوتے ہین اور اون کو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ اطلاع دیتے ہین کہ تم نہ خوف کرو نہ غمگین ہو بلکہ اس بہشت کی خوشخبری سے جسکا تم کو وعدہ ملگیا خوش ہوجاؤ ہم دنیا و آخرت مین تمہارے مددگار ہین۔ اب ظاہر ہے کہ مستقیم الاحوال مومنون کو فرشتے جو یہ اطلاع دیتے ہین تو صرف اپنی مرضی سے تو ایسا نہین کر سکتے بلکہ خدا کے حکم کی تعمیل ہی کرتے ہین اور خدا تعالےٰ کا حکم پاکر اوس کی مرضی سے جو مخفی تہی اوس کے خاص بندون کو مطلع کرتے ہین اور پہلے ہم ثابت کر چکے ہین کہ متذکرہ بالا اطلاعین جو خدا کی طرف سے دیجائین وحی الٰہی کی تعریف مین داخل ہین۔

قرآن کریم کی ایک دوسری آیت بہی اسی امر کی مصدق ہے اور وہ یہ ہے۔

الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون الذین آمنوا وکانوا یتقون لهم البشری فی الحیوة الدنیا وفی الاخرة لا تبدیل لکلمات الله ذلک هو الفوز العظیم

پارہ ۱۱ رکوع ۱۲

سن رکہو جو لوگ اللہ کی طرف ہین نہ ڈر ہے اون پر نہ وہ غم کہائین جو لوگ یقین لائے اور ڈر سے پرہیز کرتے اون کو ہے خوشخبری دنیا کے جیتے جی اور آخرت مین بدلتی نہین اللہ کی باتین یہی ہے بڑی مراد ملنی۔

اس آیت اور پہلی آیۃ دونون کا ایک ہی مطلب ہے۔ اولیاء اللہ کو بشارت آمیز اطلاعین دئے جانیکا دونون آیتون مین صراحتًا مذکور ہے۔ البتہ اس آیۃ مین یہ بات زیادہ ہے۔ کہ اولیاء اللہ کے لئے جو نصرت اور بشارت

(باقی آیندہ)

بدرِ خواتین

مولوی صاحب چاوہ کی لڑکی کے ساتھ میرا مباحثہ

(از اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب رئیس و ضلعدار بھیرہ)

گذشتہ اشاعت سے آگے

اور مخالف مذاہب کی موجیں اسلام کی کشتی غرق کرنے کو تھیں، اور ندی نالے خشک ہو جانے کی وجہ سے چمنستان احمدیہ پر خزاں آ گئی تھی تو ضروری تھا کہ سمندر سے اس پر آشوب زمانہ میں ایک عظیم الشان دریا نکالا جاتا جسکی تیرہ سو برس پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی جس سے گلستان اُمت محمدیہ سالہا سال کی [illegible] پھولتا اور پھلتا اور بوقلمون غنچے اور شگوفے نکالتا جسکی خوشبو دار ہوائیں تمام دنیا کو معطر کرتیں ورنہ ایسا نہ خدا پیدا کرتا جو اسلام کی ڈوبتی ہوئی ناؤ کنارے پر پہونچاتا اگر یہ مان لیا جائے کہ سلسلہ وحی و الہام منقطع ہو گیا اور نبوت کا آب رواں رک گیا اور ختم ہو گیا تو اس کے یہ معنے ہوئے کہ اسلام کا باغ ویران ہو گیا اب کوئی کتنا ہی مجاہدہ اور ریاضت کرے اس کی کوئی شنوائی نہیں اور کوئی چشمہ ہدایت سے لبالب ہو کر کھیتوں اور باغوں کو سیراب نہیں کر سکتا اور نیز (نعوذ باللہ) آیت صراط الذین انعمت علیہم کا ہر ایک نماز میں سکھایا جانا عبث دکھائی دیتا ہے۔ نعائے انبیا صدیق شہید کے درجات کا خواستگار ہونا ایک لغو امر ٹھہرتا ہے پس اس سے ثابت ہوا کہ نبوت سے مراد یہ نہیں ہے کہ (نعوذ باللہ) حضرت مسیح موعود نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پہ کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کیا ہے یا کوئی نئی شریعت لائے ہیں بلکہ یہاں نبوت سے مراد کثرت مکالمت و مخاطبت الٰہیہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع سے نصیب ہوتی ہے

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما از و یابیم ہر نور و کمال ✱ وصل دلدار ازل بے او محال

اور اس کثرت مکالمہ اور مخاطبہ کا نام گویا کہ دوسرے لفظوں میں نبوت ہے مگر یہ ایمان رکھنا کہ عیسیٰ علیہ السلام نبی ناصری آسمان سے اُتر کر خلق خدا کو آخری زمانہ میں ہدایت پر لائینگے سراسر مہر نبوت کو توڑنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں سخت گستاخی اور بے ادبی کرنا اور خدا کے پاک کلام کو جھٹلانا ہے (بیوی خاموش) پھر بیوی سے پوچھا کہ وفات مسیح کے قائل ہوئے یا نہیں پھر بیوی اسی مزاحمت اور ہٹ دھرمی کا اظہار کیا میں کہا چلو آگے سنو ولکم فی الارض مستقر و متاع الی حین ..... ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل والی آیت عیسیٰ علیہ السلام کو اس کرۂ زمین سے کہیں آگے پیچھے نہیں جانے دیتی کیونکہ وہ فرماتا ہے کہ تب تک تمہاری زندگی ہے یہاں ہی جیو گے اور یہاں ہی مرو گے اور یہاں ہی سے نکالے جاؤ گے قریب تھا کہ بیوی کی آنکھوں سے آنسو نکل آویں مجلس سے نکلکر دوڑی دوڑی اپنے باپ مولوی چاوہ صاحب کے پاس گئی تب پہنے اور کہہ یہ کہا پڑھائی کہ یہ آیت پیش کرنا [illegible] اسے اٹھا لیا [illegible] اٹھا تو لیا مگر کہاں گیا [illegible] اپنے پاس [illegible] جسم ہو جواب ملا نہیں - میں نے کہا کہ کوئی جگہ ہے کہ جہاں خدا نہیں جہاں تین آدمی ہیں وہاں چوتھا خدا ہے جہاں چار ہیں وہاں پانچواں خدا ہے - غرضیکہ ہر جگہ خدا حاضر ناظر ہے اور عیسیٰ علیہ السلام جو کہ مجسم ہیں کہیں خدا کے ساتھ نظر نہیں آتے - میں نے کہا بیوی صاحبہ اگر آپ مجھے قرآن کریم سے عیسیٰ علیہ السلام کا بجسد عنصری آسمان پر جانا نکالدیں تو میں بخوشی مبلغ سو روپیہ نقد انعام دینے کو تیار ہوں بیوی صاحبہ نے کیا اظہار عقل مندی کیا - کہ قرآن کریم کا حاشیہ مجھے دکھلانے لگی کہ دیکھو یہ آسمان کا لفظ لکھا ہوا ہے میں نے کہا خدا کا کہا ہوا عربی لفظ دکھاؤ جس کے معنے آسمان کے ہوں (جواب ندارد) میں نے کہا اب بھی آپ وفات کے قائل ہوئے یا نہیں مگر وہی ڈھاک کے تین پات - بعد ازاں میں نے کہا کہ خداوند کریم نے عیسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ اے عیسیٰ جب تک تم زندہ رہو نماز پڑھتے رہو زکوٰۃ دیتے رہو اور اپنی ماں کی خدمت کرتے رہو۔ مگر اس کی ماں بوڑھی بیچاری یہاں چیختی چلاتی زیر زمین ہو گئی اور عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر جا بیٹھے کیا خداوند کریم اپنے وعدے کے خلاف کارروائی کرتا ہے ہرگز نہیں بس ہرگز نہیں - حضرت عیسیٰ علیہ السلام عین حیات میں بالکل اپنی

والدہ سے علیحدہ نہیں ہوئے بلکہ ایک فرمانبردار بچے کی طرح ان کی خدمت بجا لاتے رہے۔ میں نے کہا کہ بیوی صاحب اچھا یہ تو بتایئے کہ عیسیٰ علیہ السلام کوئی خزانہ بھی ساتھ لے گئے اگر لے گئے تو پھر وہاں زکوٰۃ کس کو دیتے ہیں پھر وہی چپ۔ پھر میں نے اس کو ما جعلنا لبشر من قبلک الخلد کی آیت کی طرف توجہ دلائی اور اس کا مفہوم بتلایا اور بعد ازاں یہ بات بتائی کہ جب رسول خدا فوت ہوئے تو حضرت عمرؓ نے ہاتھ میں تلوار پکڑ کر کہا کہ جو کوئی کہے کہ رسول فوت ہو گیا میں اس کی گردن اڑا دونگا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ممبر پر کھڑے ہو کر یہ آیۃ کریمہ پڑھی ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل الخ محمد اللہ کے رسول ہیں تحقیق ان سے پہلے سب رسول گذر چکے ہیں اگر یہ مر جائیں یا قتل کئے جاویں تو کیا تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے اگر اس وقت صحابہ کا ایک کا بھی یہ مذہب ایمان یا خیال ہوتا کہ حضرت عیسیٰ زندہ آسمان پر موجود ہیں تو حضرت عمر فوراً بول اٹھتے کہ عیسیٰ علیہ السلام کیوں ابتک آسمان پر زندہ ہیں [illegible] نشانی کی۔ تلک الرسل فضلنا بعضہم علی بعض میں نے کہا واہ صاحب واہ آپ اپنے رسول صلعم پر حضرت عیسیٰ کو فضیلت دے رہے ہیں یہ بھی عقل و دانش ہے [illegible] جب کسی طرف سے کوئی جواب نہ بن پڑا اور یاس و حسرت نے اس کو ہر طرف سے گھیر لیا تو باقی باتی لکھتی [illegible] ہٹ دھرمی جسکو ہر قوت نے یہ مولویانہ حجت پڑھائی کہ اب تمہارے پاس کوئی دلیل نہیں نفس مضمون کو چھوڑ نماز کے فرائض پوچھو حتی کہ آپ نے یہی بے موقعہ بے محل سوال کیا میں نے کہا کہ اس کٹ حجتی کو چھوڑ دو جب میں بفضلہ تعالیٰ تیرے دل پر وفات مسیح کو جما دوں گی اور تو مسیح موعود کو مان کر میرے عقیدہ پر آ جائے گی تو پھر تجھے نماز کے فرض وغیرہ سب کچھ بتا دوں گی بیوی صاحبہ نے جھنجلا کر اور اپنے ہوش و حواس کو خیرباد کہہ کر یوں یاد دہانی اور اپنی ملاہٹ اور کم مائگی کا اظہار کیا کہ میں تمہارے عقیدہ اور مذہب کو سوجتے مارتی ہوں۔ جسکا میری طرف سے یہی جواب تھا کہ جواب جاہلان باشد خاموشی

اخیر میں میں یہ اس بات کا اظہار کرنا ضروری سمجھتی ہوں کہ میرا مدعا کسی قسم کی شہرت یا ہار جیت حاصل کرنیکا نہیں تھا بلکہ صرف اپنے آپ کو فرض تبلیغ سے سبکدوش کرنے اور مستورات پر اتمام حجت کرنیکا تھا ۔

ہم اپنا فرض اے دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائیگا خدا

مجھے اُمید ہے کہ انشاء اللہ یہ تبلیغ کا بیج جو محض للہ بویا گیا ہے ضرور اُگیگا پھلیگا اور پھولیگا الٰہی اس قوم کو ہدایت اور نور ایمان عطا کر تا مسیح موعود کو پہچانیں اور ان کو ضلالت اور جہالت کے گڑھے سے نکال تا کہ فلاح پائیں تو بڑا رب العالمین اور رحمن اور رحیم ہے۔ آمین ثم آمین

الراقمہ۔ عاجزہ اہلیہ ملک کرم الٰہی بھیرہ ضلع شاہ پور

السلام علیکم بوجہ سوءِ مزاج معدہ وضعف دماغ کھانا کھانے کے بعد میرے سر مین اکثر درد رہتا ہے بعض اوقات طبیعت بہت بیقرار ہو جاتی ہے۔ پرسون شام کو بہی یہی حالت تہی ایسے وقت مین ایک بے یار وغمگسار مسافر دعا کے سوا کیا کر سکتا اور یہی ہر مومن کا ہتیار ہے۔ خود تو دعا کی ساتہہ ہی خیال آیا اپنے بہائیون کی امداد بہی اس مین شامل ہو۔ تو مرادِ دل حاصل ہو جاوے۔ چنانچہ مین باہر بیٹھ گیا۔ اب جو بہائی گذرتے ہین السلام علیکم کہتے ہین جس کے معنے میرے مناسب حال یہی ہتے۔ کہ تیرا سر درد جاتا رہے اور ہر آنیوالی بلا سے سلامت رہے۔ یہ کلمہ مین پہلے بہی سنا کرتا تہا۔ مگر جو لطف مجھے اس وقت آیا اللہ جانتا ہے۔ کبہی کسی چیز مین نہین آیا بے اختیار پیارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑہنے کو جی چاہا۔ جس نے ہمارے لئے ہمدردی و محبت ودعا کا ایسا ذریعہ بنایا۔ کہ دو مسلمان ایک دوسرے کے سامنے آتے ہی تہ دل سے ایک دوسرے کے لئے سلامتی کی دعا کرتے ہین (اور یہ بات کسی قوم کو حاصل نہین) اگر واقعی یہ دعا سوزِ دل کے ساتہہ بہ تمام خلوص کی جائے تو اس قبر پرستی پیر پرستی اور تعویذ پرستی کا نام ونشان باقی نہ رہے۔ لیکن افسوس آجکل اول تو مسلمانون سے یہ رسم ہی اُٹھ گئی ہے انگریزی پڑہے ہوئے تو انگلی کو اُٹہانا یا اسے پیشانی تک لے جانا کافی سمجہتے ہین بعض اوقات چہڑی کا اُٹہانا ہی کافی سمجہا جاتا ہے اور بعض اوقات آداب یا ایسے الفاظ ہی سلام کا قائمقام ہو جاتے ہین اور فلان لوگون نے یہ امتیاز کر رکہا ہے۔ کہ چہوٹے انہین اور ان جیسے بڑون کو "بہی سلام" کہین اور وہ جیتا رہ کہدین اور فلان یا کوئی بڑا آدمی کیا مجال ہے۔ جو چہوٹے کو سلام علیکم کہہ جائے کیونکہ اس کی اس مین ہتک ہے اور عورتون کو السلام علیکم کہنا کفر کی حد تک سمجہتے ہین حالانکہ قرآن مجید مین صاف حکم ہے کہ فاذا دخلتم بیوتاً فسلموا علی انفسکم تحیۃ من عند اللہ مبارکۃ طیبۃ مگر ہمارے مسلمان کہتے ہین لوجی اب ہم اپنی عورتون کو جب آئین تو سلام کرین۔ یہ ہم سے نہین ہو سکتا۔ کسی بزرگ نے سچ کہا ہے۔ کہ قرآن مجید پر عمل تو مسلمان سے چہوٹ گیا مگر سب سے زیادہ سورۃ نور کو ان لوگون نے پس پشت ڈالدیا۔ نبذوا کتاب اللہ وراء ظہورہم مین اسی حالت کی پیشگوئی تہی۔ مگر ظاہر پرستی کے ایسے متوالے ہین کہ اس کے معنے نہین تک سمجہے ہین۔ کہ قرآن مجید کی طرف پیٹھ نہین کرنی چاہیئے۔ پہر جو السلام علیکم کہنے کے عادی ہین۔ ان مین یہ نقص ہے۔ کہ وہ عادۃً کہے جاتے ہین چنانچہ بعض السلا کہہ کر آگے گذر جاتے ہین بعض اختصار پسند صرف "سا" کہنا ہی کافی سمجہتے ہین۔ حقیقی طور سے اس شخص کے لئے جسے سلام کہا۔ دعا کی تڑپ نہین ہوتی حالانکہ چاہیئے یون کہ یہ لفظ زبان سے نہین بلکہ دل سے نکلے۔ (اکمل)

اظہار الحق ۲۶۔ مارچ کے بدر مین دو مضمون ایسے چہپے تھے۔ جنپر مین کچہہ لکہنا چاہتا تہا۔ مگر مجھے موقعہ نہ ملا۔ پہلا مضمون تو حکیم فضل دین صاحب کا ہے۔ حکیم صاحب موصوف بوجہ اپنی قابلیت کے ہر طرح قابل تعظیم ہین مگر ان کے تعظیم کے یہ معنے نہین ہو سکتے۔ کہ جو کچہہ وہ کہین ہم بلا چون وچرا تسلیم کر لین۔ میری اسلامی حمیت مجھے مجبور کرتی ہے۔ کہ مین حکیم صاحب کو اللہ تعالےٰ کا جو حی۔ قیوم۔ سمیع بصیر واحد لاشریک ہے اور پہر رسول کریم کا جو کمالات نبوت مین واحد لاشریک ہے واسطہ دے کر التجا کرون کہ قبر پرستی پیر پرستی بہت کچہہ مسلمانون کا بیڑا غرق کر چکی ہے اب آپ اس کو قعر ظلمات مین نہ دھکیلیئے۔ میرے خیال مین سماع موتی ہی اس کی بنیاد ہے۔ اگر کسر صلیب مسیح کی موت کے اثبات پر موقوف ہے تو یقیناً پیر پرستی کی شرک کی بیخ کنی اسبات پر موقوف ہے کہ مردے نہین سنتے جیسا کہ قرآن مجید مین ہے۔ وہم عن دعاءہم غافلون اس مین سننے اور پہر سننے کی کوئی تفریق نہین اور ما انت بمسمع من فی القبور مین من فی القبور سے مراد کفار سہی۔ مگر برائے خدا یہ تو سوچو کہ وجہ شبہ کیا ہے اور جو کچہہ آپ مشبہ مین ثابت کرتے ہین وہ مشبہ بہ مین بطریق اولیٰ پایا جانا چاہیئے یا نہین۔ باقی رہا۔ اول تو یہ ثابت نہین کہ وہ ہلاک شدگان سے مخاطب ہوئے۔ دوم۔ یہ انسانی فطرت کے تقاضے ہین۔ انسان غم یا خوشی یا افسوس کی حالت مین کسی کو مخاطب کر لیتا ہے مگر نہ اس کو سنانا مقصود ہوتا ہے اور نہ یہ اعتقاد کہ وہ سنتا ہے بلکہ محض اپنے دردِ دل کا اظہار ہوتا ہے۔ انبیاء بہی بشر ہوتے ہین تقاضائے بشریت سے الگ نہین ہو سکتے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قلیب بدر پر پکارنا بہی اسی قسم مین داخل ہے اور یسمعون کما تسمعون کی سند قوی دکہانا ضروری ہے۔

پہر اعتراض تو سائل کا یہ تہا کہ جب مردے سنتے ہین تو جیسا ہم اولیاء اللہ کی زندگی مین ان سے عرض کرتے ہین۔ کہ ہمارے لئے خدا کی جناب مین یہ دعا کرو۔ بعد الموت بہی ان سے استدعا کر سکتے ہین۔ پہر تو یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ پڑہنا بہی جائز بلکہ عین ثواب ہو گیا۔ لا الہ الا اللہ۔ دوسرا مضمون خاتون عصمت کا گوہیکی سے ہے۔ اس مین کچہہ ایسے فقرے تہے۔ جو انتہا مایوسی مین نکلے ہوئے معلوم ہوتے ہین۔

"ہم نے زیادہ تعلیمیافتہ ہو کر کرنا ہی کیا ہے۔ یہی کہ زیادہ مصیبت ہوگی اور کیا۔ یعنے اگر ہم اپنا بہلا برا جاننے لگ گئین۔ تو پہر مردون کی زندگی بہی عذاب جان ہو جائیگی اب تو یہ ہے۔ کہ صبر کا سبق عمدہ پڑہا ہوا ہے۔ وہ روز اول کا جسکی قسمت مین کسی کے تابع رہنا اور سخت مشکل کام خانہ داری کے فرائض اولاد کی مصیبت لکہی ہوئی ہو ان سے تو ہرگز نجات نہین ہونے کی۔ اگرچہ ولائت پڑہنے جائین"۔ ایک اعتبار سے تو یہ جو کچہہ لکہا ہے۔ بالکل ٹھیک ہے مگر عورتون کے تعلیمیافتہ ہونے سے مردون کی زندگی وبال جان ہو جائے۔ یہ ٹھیک بات نہین بلکہ ایسی صورت مین وہ مردون کے لئے زیادہ مودت ورحمت کا موجب ہو سکین گے۔ اگر اس سے یہ مطلب ہے کہ مرد ان کی حق تلفی کرتے ہین۔ تو یہ الزام عورتون پر بہی عائد ہو سکتا ہے۔ ہم معزز خاتون کو یقین دلاتے ہین۔ کہ عورتین ہی مشکل کام نہین کرتین بلکہ مرد ان سے بڑہ کر مشکلات مین پڑتے اور اپنی اولاد کے لئے اپنی زندگی تلخ کرتے ہین۔ تابع رہنا بصورت غلامی بے شک تکلیف دہ ہے مگر مودت ومحبت کے رنگ مین یہ مسرت افزا ہے (اکمل)

ایک نئی بدعت اس عنوان سے رسالہ المجدد مین ایک صاحب نے یہ رونا رویا ہے کہ آجکل اکثرون کے پاس فوٹو کی تصویرین بزرگان سلسلہ عالیہ چشتیہ کی دی گئی ہین۔ مثلاً حضرت پیر مہر علیشاہ صاحب و پیر حیدر شاہ صاحب جلال پوری۔ اور پہر لکہا ہے کہ وہی شاہ سلیمان تونسوی۔ خواجہ اللہ بخش اور خلیفہ محمد حسن (رحمۃ اللہ علیہم) کی مطبوعہ تصویرین عجب انداز سے کھینچی ہوئی شامل کی گئی ہین۔ میرے خیال مین ایک شخص نقشبندی کو کوئی حق حاصل نہین کہ وہ اس بارہ مین کسی چشتی پر معترض ہو۔ بندۂ خدا! اپنے منہہ مین گریبان ڈالکر دیکہہ ان کے پاس تو تصویرین ہین اور تمہارے دلون مین یہ بُت ہین۔ مین جہوٹ نہین

استفسار اور اُن کے جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا خط بنا بر جواب مولوی صاحب نے مجھے دیا ہے چونکہ آپ کا خط بہت طویل ہے اور بعض سوال بار بار آجاتے ہیں اس لئے آپ کے سوال قولہ کے ساتھ لکھکر جواب دیا جائیگا و باللہ التوفیق ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ **قولہ** عامہ مسلمان اصول اسلام کو تسلیم کرتے ہیں احمدی ہوں یا غیر احمدی۔ اگر اختلاف ہے تو جزئیات میں نہ احکامات وارشادات قران مجید میں جزئیات بھی وہ جو کہ بشارات یا کہ پیشگوئی کی صورت میں ہیں۔ **اقول**۔ اختلاف صرف جزئیات میں نہیں بلکہ اصول میں ہے اور اصول اسلام کو ہمارے مخالفین کب تسلیم کرتے ہیں کیا رسول کا ماننا جزو اسلام یا رکن اسلام یا شرط نہیں یا اصول اسلام سے نہیں۔ کیا یہ ایک جزئی مسئلہ ہے؟ پھر انبیاء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اول اور اُن کے بعد والے سب شامل ہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا یؤمنون بما اُنزل الیک وما اُنزل من قبلک وبالاٰخرۃ ھم یوقنون ۱ (جو تیرے پر اتارا گیا اور جو تجھ سے پہلے اُتارا گیا اس پر ایمان لاویں اور جو پچھلی کسی گھڑی میں اُتارا جائیگا اس پر بھی یقین رکھیں) پھر انکار رسول تو بجائے خود رسولوں میں تفرقہ کرنے کو بھی سخت کفر اور کرنے والے کو پکا کافر فرمایا ان الذین یکفرون باللہ ورسلہ ویریدون ان یفرقوا بین اللہ ورسلہ ویقولون نؤمن ببعض ونکفر ببعض ویریدون ان یتخذوا بین ذٰلک سبیلا ۔ اولٰئک ھم الکافرون حقا واعتدنا للکافرین عذابا مھینا والذین اٰمنوا باللہ ورسلہ ولم یفرقوا بین احد منھم اولٰئک سوف یؤتیھم اجورھم وکان اللہ غفورا رحیما ۲ (بے شک جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں میں فرق ڈالیں اور کہتے ہیں مانتے ہیں ہم بعض کو اور انکار کرتے ہیں ہم بعض کا اور چاہتے ہیں کہ اس کے درمیان کوئی راستہ بنالیں۔ وہ سچ مچ اور پکے کافر ہیں۔ ہم نے تیار کر رکھا ہے ایسے کافروں کے لئے عذاب دردناک۔ اور جو ایمان لاتے ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے ساتھ اور فرق نہیں ڈالتے۔ درمیان ایک کے بھی۔ اُن کو اللہ تعالیٰ اُن کا اجر ضرور دے گا اور اگر اُن سے کوئی غلطی بھی ہوجاوے تو معاف کر دیگا کہ غفور الرحیم ہے) اس آیت شریف میں اصول ایمان کا بیان ہے۔ کیونکہ اُن کے انکار پر کفر بلکہ اصرار پر عذاب کا وعید بھی ہے۔ اوّل اللہ تعالیٰ پر ایمان۔ دوم کُل انبیاء ورسُل پر ایمان۔ سوئم اُن کا باہم تفرقہ نہ کرنا۔ کیا معنے کسی کو ماننے کسی کو نہ ماننے یا کسی کے لئے سلسلہ رسل سے کوئی علیٰحدہ تخصیص کرے جیسے مسیح ابن اللہ کہنا یا مسیح کو بخلاف کل رسل بجسدہ العنصری زندہ آسمان پر پرچڑھانا اور آسمان پر رہنا کھانے پینے پیشاب پاخانہ وغیرہ حوائج نفسانی کے خدا تعالیٰ کی طرح زندہ ماننا اسی طرح عالم الغیب وخالق ومحی الموتیٰ ماننا یا اُس کو دوبارہ بعد زمانہ دراز مبعوث ہونے والا ماننا وغیرہ وغیرہ۔ یہ مضمون تفرقہ بین الرسل نہ کرنا اور جگہ بھی آیا ہے۔ یہ خط متحمل نہیں کہ تمام آیات ... مع ترجمہ لکھوں اس لئے اُنکا حوالہ ہی دیا گیا۔ اوّل پارہ اوّل رکوع ۱۶ وہاں عیسائیوں کا ذکر بھی ہے۔ دوسرا سورۃ بقرہ کا آخری رکوع۔ تیسرا تیسرا پارہ آخری رکوع آپ ان مقامات میں دیکھیں کسقدر تاکید عدم تفرقہ کے لئے ہے اور پھر ان آیات کے اول آخر کو دیکھو۔ یہ اصول اسلام سے ہیں یا جزوی معمولی۔ بلکہ یہ وہ مسئلہ ہے۔ جس کی بابت تمام رسل اپنی امت کو ڈراتے آئے یعنے دجال اور اس کا قاتل مسیح نبی اللہ کا آنا سوائے اس کے قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق بہت کثرت کے ساتھ پیشگویاں کیں۔ کیا اس کو کوئی جزوی اختلاف کہہ سکتا ہے۔

غرض اول تو یہ جزوی اختلاف نہیں۔ بلکہ اصول اسلام میں سے ہے۔ جس کے منکر کو اللہ تعالیٰ نے کافر کہا ہے دوسرا یہ اختلاف احکامات وارشادات قران مجید میں اختلاف ہے۔ تیسرا بشارات کے اختلاف پر بھی منکرین انبیاء کو کافر کہا گیا ہے۔ بلکہ اُن پر عذاب نازل ہوا بلکہ صرف تفرقہ پر بھی عذاب الیم کا وعید فرمایا۔ اوّل خود مسیح کو ہی دیکھو۔ اس سے ساتھ اختلاف بشارات میں ہی تھا۔ فریسی فقیہوں کو خود حضرت مسیح موسیٰ علیہ السلام کی گدّی کا مالک قرار دیتے ہیں اور خود ہی اُن کو سور اور سور کے بچے اور ریا اور حرامکار بھی کہتے ہیں اور قران مجید میں اُن کو ملعون کہا گیا:۔ لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علیٰ لسان داوٗد وعیسی بن مریم ۱۵/۶ (ملعون ہوئے بنی اسرائیل کے منکر حضرت داؤد اور حضرت مسیح کی زبان پر) وہاں بھی تو بعینہ اختلاف بشارات تھا کہ یہود حضرت ایلیا کو بجسدہ العنصری نازل کرلیتے اور حضرت مسیح بروزی طور پر۔ حضرت بشارات کا اختلاف جزوی اختلاف نہیں ہوتا۔ یہ اصل میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ مقابلہ بلکہ بغاوت ہوتی ہے ونیز جیسے حضرت مسیح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خاتم الخلفا تھے۔ اسی طرح حضرت امام بھی شریعت محمدی کے خاتم الخلفا ہیں۔ یہود کو اُن کے اختلاف کے سبب قران میں کافر کہا گیا۔ پھر کیا وجہ کہ اس خاتم الخلفا کے منکر کو بعینہ اسی شکل میں کافر نہ سمجھا جاوے ایک شخص نے چکوال میں میرے پر سوال کیا کہ قران مجید موجود احادیث موجود۔ جن سے دیکھ کر انسان عملدرامد کرسکتا ہے تو پھر کیا وجہ کہ مرزا صاحب کے نہ ماننے سے کافر ہوجاتا ہے حالانکہ مرزا صاحب نے کوئی دعویٰ کسی نئی شریعت کا نہیں کیا۔ میں نے کہا حضرت مسیح علیہ السلام خود صاحب شریعت نہ تھے (اور وہ بائبل سے واقف تھا) بلکہ تابع شریعت موسیٰ کی تھے۔ ان کے پاس تورات طالمود وغیرہ کتابیں موجود تھیں اُن کے علم کے خود حضرت مسیح ایسے قایل تھے کہ لوگوں کو نصیحت کرتے کہ فقیہہ اور فریسی حضرت موسیٰ کی گدّی پر بیٹھے ہیں ان کا کہا مانو۔ باوجود اس کے ان کے منکرین کو آپ کافر کہتے ہیں۔ آپ ہی فرماویں کہ یہود میں اور آپ میں کیا فرق ہے کہ آپ کو کافر نہ کہا جاوے۔

اس موقعہ پر اس بات کی ضرورت تھی کہ میں حضرت امام کی نبوّت ورسالت ومامورییت کا ثبوت دیتا مگر چونکہ آپ کو حضرت امام پر اُن کے تمام دعاوی میں ایمان ہے۔ بلکہ آپ نے اپنے اس خط میں لکھ بھی دیا ہے اس لئے میں نے اس کو چھوڑ دیا۔

اختلاف بشارات پر ہی یہود تمام عرب سے ذلت کے ساتھ نکالے گئے۔ وہ بھائیوں میں سے کے معنی بنی اسرائیل میں آنا سمجھتے اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بنی اسماعیل میں سے آئے حالانکہ ان کو قبل بعثت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر حضور پر ایمان تھا کہ اپنے اصلی وطن بیت المقدس کو چھوڑ کر اُسی خیر الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے انتظار میں مدینہ کی طرف ہجرت کرکے آئے تھے۔ اُن کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یستفتحون علی الذین کفروا فلما جاءھم ما عرفوا کفروا بہ فلعنۃ اللہ علی الکافرین ۱/۱۱ (دعائیں مانگتے اور فتح چاہتے کفار پر مگر جب

وہ پہنچانا ہوا آگیا تو منکر ہوگئے۔ سو لعنت اللہ تعالیٰ کی ایسے کافروں پر) دیکھو! یہ ہے نتیجہ اختلاف بشارات کا۔ حضرت مسیح کی زبان پر ملعون۔ پھر حضرت نبی کریم صلعم کی زبان پر ملعون و مغضوب ہوئے جس اختلاف کا نتیجہ لعنت و غضب الٰہی ہو کیا وہ اختلاف معمولی یا جزوی ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ قولہ احکامات اور بشارات کے اختلاف سے ایک دوسرے کو کافر کہہ دینا سمجھ میں نہیں آتا۔ اقول و باللہ التوفیق۔ آپکو اب تو انشاء اللہ تعالیٰ سمجھ میں آگیا ہوگا کہ اختلاف بشارات معمولی اختلاف نہیں۔ بلکہ سارا کارخانہ ارسال رسل کا دار و مدار اسی پر ہے۔ کیونکہ پیشگوئیوں والا رسول تو پیشگوئیوں کی تصدیق سے مانا جاتا ہے اور جس اصلاح کے لئے وہ مبعوث ہوتا ہے وہ اصلاح سوائے اس کے نہیں ہو سکتی کہ وہ رسول مانا جاوے۔ جیسے کوئی مثلاً تحصیلدار جب تک تحصیلدار نہ مانا جاوے کوئی انتظام تحصیل ہو ہی نہیں سکتا۔ بہرحال باوجود اس کے ہم نے کسی پر فتویٰ کفر کا ابتداءً نہیں دیا۔ بلکہ خود مخالفین نے حضرت امام پر فتویٰ کفر لگا کر اپنے پر وہ فتویٰ عائد کیا۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ جو کسی کو کافر کہے اگر وہ کافر نہ ہو تو کفر اسی پر رجوع کرتا ہے۔ پھر ایسی حالت میں اُن کے پیچھے نماز بھی جائز نہ رہی۔ قولہ چونکہ غیر احمدیوں نے حضرت اقدس پر کفر کا فتویٰ دیا اس وجہ سے کفر کا مستحق وہی [illegible] خصوصاً عوام یا مسلمان کو کافر کہنا ہونا عام مسلمان۔ اقول و باللہ التوفیق۔ ہم بھی سب کو کافر نہیں کہتے اور نہ کافر سمجھتے ہیں۔ ہاں اکثر ایسا ہے کہ مسلمان یا علماء یا فقراء مشائخ کے زیر اثر ہوتے ہیں یا دنیاوی لوگ سادات کبراء کے زیر اثر ہوتے ہیں جیسے انا اطعنا سادتنا وکبراءنا فاضلونا السبیلا (ہم سادات اور امراء کے تابع ہوگئے تھے۔ انہوں نے ہمیں اس راہ سے بہکا دیا۔) یہ فتویٰ علماء سے نکلے یا جو طریق رسا ہو ویں اُن کا ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ام تحسب ان اکثرھم یسمعون او یعقلون ان ھم الا کالانعام بل ھم اضل سبیلا (کیا تو گمان کرتا ہے کہ عوام لوگ سُن لینگے یا سمجھ لینگے وہ تو بالکل ایسے چارپائے ہیں جو گھروں میں لوگوں کی نعمت کھا کر پرورش پاتے ہیں بلکہ اُن سے بھی گئے گزرے) کیا مثلے خانہ زاد حیوانوں کی طرح یہ بھی اپنے آقا افسر مالک کے ماتحت رہتے ہیں۔ انعام سے گئے گزرے اس لئے کہ انہوں نے اپنے اصلی مالک اور اصلی منعم کو نہیں پہچانا۔ مگر باوجود اس کے کیا بسبب بے علمی یا ماتحتی یہ کسی سزا سے مستثنیٰ رہ سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے کہ جب قیامت کو عوام سزایاب ہوں گے تو امرا کو کہینگے لولا انتم لکنا مومنین (اگر تم نہ ہوتے تو ہم مومن ہو جاتے) دُنیا میں ہے دیکھ لو اللہ تعالیٰ تو ظالم نہیں مگر یہ عوام بھی عذاب الٰہی میں گرفتار ہو رہے ہیں یا نہیں پس یہ لوگ بھی معذور نہیں وما یومن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون پر آپ غور کریں۔ قولہ ہزارہا ایسے لوگ ہیں جو کہ حضرت اقدس کو مہدی یا مسیح تو نہیں مانتے مگر نیک انسان تسلیم کرتے ہیں اور بعضے سکوت کی حالت میں ہیں۔ پھر ایسے لوگوں کی نسبت کیا کہا جاوے۔ اقول و باللہ التوفیق۔ آپ تجربہ کر لیں۔ یہ لوگ مداہن یا تقیہ باز یا منافق یا نہایت بودے و کمزور دین سے بے خبر ہیں اصل میں ان کا دل انکار سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شہادت ہے اکثرھم للحق کارھون (عوام اس سچ کو ناپسند کرتے ہیں) جب آپ ان لوگوں سے گفتگو کریں۔ تو آپ کو پتہ لگے کہ ساکت لوگ اندر سے کینہ بغض سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ ایک شخص میرے پاس قرآن مجید سننے کے لئے آیا کرتا تھا اور سبحان اللہ سبحان اللہ کہتا اور حضرت امام کی بڑی تعریف کرتا تھا۔ [illegible] نہیں پڑھا۔ [illegible] کی بار تعریف کرتا تھا [illegible] سچا جانتا ہو۔ اُس کا جنازہ [illegible] چاہتا تھا۔ میں نے کہا اگر [illegible] اس کے زمانے میں [illegible] سچا سمجھتا [illegible] کے گواہ ہاتھ پاؤں افعال ہیں [illegible] دعویٰ کس طرح سچا مانا جاوے۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے امنوا کے ساتھ عملوا الصالحات شرط رکھی ہے [illegible] اُس کے منہ سے نکلا کہ لوگ جو کہتے ہیں کہ مسیح زندہ آسمان پر ہیں پھر وہ اسی جوش میں کہہ اُٹھا کہ ہم کو تو خدا کا پتہ بھی نہیں لگتا۔ آریہ کہتے ہیں کہ شیطان خدا سے بھاگا پھرتا ہے۔ اُس کو پکڑ نہیں سکتا اور یہ کہتا ہوا چلا گیا اور پھر کبھی نہ آیا۔ غرض یہ ساکت لوگ عجیب عجیب قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ان کو چھیڑنے سے ان کی نیک دانی و سکوت کا پتہ لگتا ہے۔ دوسرا ساکت لوگ معذور بھی نہیں۔ کیونکہ مامور کے زمانہ کو اللہ تعالیٰ نے دو حصوں پر ہی منقسم کیا ہے ایک حصہ مامور مع رفقا دوسرا حصہ اس کے مکذب۔ ساکت کا حصہ اس سے الگ نہیں رکھا۔ کیونکہ یہ ساکت لوگ بھی مکذبین کے ساتھ ہی ہوتے ہیں۔ دیکھو فمن اظلم ممن کذب علی اللہ وکذب بالصدق اذ جاءہ (کون بڑا ظالم ہے اس سے جو خدا تعالیٰ پر جھوٹ بولے یا سچ کو جھٹلاوے جب اُس کے پاس آجاوے۔ قولہ کوئی بھی ہو کسی کو اصول اسلام سے انکار نہیں۔ رہا عمل سو عملاً جیسے غیر احمدی غافل و سُست ہیں ویسے ہی احمدی بھی پھر کیا وجہ ہے کہ احمدی کے پیچھے خواہ وہ کیسا ہی ہو نماز پڑھ لینی جائز ہے اور غیر احمدی کے پیچھے اگرچہ وہ پابند صوم و صلوٰۃ ہو نماز منع ہے اقول و باللہ التوفیق۔ اصول اسلام کا ذکر تو پہلے ہی ہو چکا حدیث شریف میں آیا ہے صلوا خلف کل بر و فاجر۔ اس واسطے احمدی کے پیچھے جائز ہے صلوا خلف کل کافر نہیں آیا۔ اس لئے غیر احمدی کے پیچھے جائز نہیں۔ یہ ہو کبھی اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں اور انبیاء کو نیک جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہر ایک کی خوبی ہم لے لیتے ہیں کیا کسی مسلمان احمدی یا غیر احمدی کے نزدیک ان کے پیچھے نماز جائز ہے [illegible] بعض انبیاء کو نہیں مانتے اور سوائے رسالت باقی اصول ان کے اسلام سے قریب قریب ہیں [illegible] احکامات ہیں جن کی نسبت قرآن شریف میں [illegible] کر دیا گیا اور رد کرنے پر وعید [illegible] اگر احمدی یا غیر احمدی [illegible] نہیں دیتے تو کیا صرف بشارات کے انکار [illegible] کسی سے کہتے ہیں [illegible] کیا ہے اقول [illegible] اس کا جواب ہوگا۔ آپ غور فرماویں۔ ایک گورنر کا انکار اور ایک قانون کی غلطی کیا دونوں کی سزا یکساں ہو سکتی ہے وہ تو تفاوت کی سزا ہوگی اور یہ قولہ نماز اور تمام مسلمانوں کا کفر بہت ہی نازک خیال ہے اقول و باللہ التوفیق۔ اللہ تعالیٰ کسی کو کافر کہنے سے نہیں رکتا اگر وہ کفر کرے۔ خواہ وہ کروڑ در کروڑ یا اس سے بھی زیادہ ہوں اور اسی طرح اس کے رسول بھی۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے مقابل بنی اسرائیل کتنے لاکھ تھے کیا سب کو بد اور حرامکار اور سور اور سور کا بچہ نہیں کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالف تمام دنیا تھی کیا وہ اُن کو کافر کہنے سے رک گئے۔ خصوصاً مکی زمانہ کیسا نازک بیکسی اور بے بسی کا زمانہ تھا۔ ہاں قوی الایمان مومن کبھی نہیں ڈرتا۔ جیسے صحابہ نے بادشاہوں کے دربار میں جا کر اُن کو تبلیغ کی۔ قولہ جہاں کہیں ایک آدھ احمدی ہو۔ وہاں پر قریب قریب غیر ممکن ہے کہ کسی کے پیچھے نماز نہ پڑھی جاوے خصوصاً جن کا حکام

ہم ذکر اللہ کے مخالف نہیں

سراج الاخبار میں پھر ایک منشی کی آڑ میں شکار

کھیلنے والے پردہ نشین نامہ نگار نے ہمارے خلاف کچھ لکھا ہے مگر میں نہیں سمجھتا کہ ان لمبی لمبی بے مقصد تحریروں سے کیا مقصود ہے۔ نہ میرے دعوے کو سمجھتے ہیں اور نہ جو کچھ میں پوچھتا ہوں اُس کا جواب دیا جاتا ہے۔ مصری کی مثال دینے سے میری یہ غرض تھی کہ جیسے مصری مصری کہنے سے منہ میٹھا نہیں ہو جاتا۔ ایسے ہی محض زبان سے اللہ اللہ رٹنے پر وہ نتائج مرتب نہیں ہو سکتے جو احکام اللہ کی فرمانبرداری پر ہونے چاہئیں:-

(۲) اگر مسلمان یونہی زبان سے اللہ اللہ کہتے جانا اور تسبیح کے منکوں کو پھیرتے جانا۔ ذکر اللہ سمجھتے ہیں تو وہ غلطی کرتے ہیں۔

(۳) قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمٰن کا شان نزول دیکھو تا تمہیں معلوم ہو اس سے کیا مراد ہے۔ اگر کوئی شخص یا اللہ۔ یا رحمٰن کہہ کر دعا کرتا ہے تو اُسے کون منع کرتا ہے ہم تو یہ کہتے ہیں کہ دعا کرنا نہ اس [illegible] بیٹھ جانا اور پھر زبان ہلاتے جانا اس کے کیا معنے ہوئے

(۴) میں لعنتی سمجھتا ہوں اس کو جو کہ زبان یا دل سے خدا کے نام لینے کو عبث گردانتا ہو لیکن ... نام لینا ان طریقوں سے ہو جو میرے سید و مولا نبی کریم صلعم نے فرمائے ... ہندو برہمن۔ جوگی بھی اُس کا نام اپنے خیال کے مطابق جپتے ہیں اگر ... ایمان سے کہو کیا ان کی یہ عبادت مقبول ہے؟ ... ایک مومن مسلم ... اس کا یہی جواب نکلیگا کہ "ہرگز نہیں"۔ کیوں؟ سنت نبوی ... نہیں تھا۔ یہ بھی ذکر اللہ کرتے تھے مگر مجھے دکھاؤ کہ وہ سب الوؤں میں ... کر ہاتھ پاؤں توڑے بیٹھے رہتے تھے اور تسبیح گردانی کرتے رہتے تھے انہوں نے اپنے مالوں اپنی جانوں کو خدا کی راہ میں قربان کر دیا اور توحید کے ذکر سے ساری سرزمین عرب کو گونجا دیا پس لے میرے دوستو ... ذکر اللہ۔

(۵) بے شک میں نے کہا کہ جو آیات پیش کرتے ہو۔ اُن کے معنے تم نہیں سمجھتے مگر یہ اعتراض ہے کہ صحابہ یا رسول خدا اُن کے معنے نہیں سمجھے تم مجھے کہیں نبی اکرم صلعم کے طرز عمل یا قول صحیح سے دکھا دو۔ وہ بھی اللہ کے ذکر کی مراد ... ان کرتے ہو ان نقشبندیوں کے معمولات سے ہے۔

(۶) کتنا بڑا بہتان ہے اور کیسا افترا ہو۔ اے خدا کے بندے خدا سے ڈر ایک دن تو اُس کے حضور میں حاضر کیا جائیگا کیا فاذکروا اللہ قیاماً و ... کے معنے جو میں نے بیان کئے "کہ اپنی ہر حرکت و سکون میں خیال کر لو کہ یہ خدا کے حکم کے مطابق ہے یا نہیں"؟ اس سے میری یہ مراد ظاہر ہوتی ہے؟ کہ صلوٰۃ چھوڑ دو بھنگ کا پیالہ نوش کرو۔ غافل انسان سُن اور ... میرا یہ مطلب ہے کہ ہر ایک کام کے کرنے سے پہلے یہ سوچ لے کہ آیا یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہے یا نہیں اور پھر اُسے کر مجھے قسم ہے اُس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ یہ مجاہدہ اور سب مجاہدوں سے مشکل اور یہی حقیقی اسلام ہے زبان سے اللہ اللہ کرنا قلب پر ضربیں لگا لگا کر اس میں اختلاج و خفقان کا مرض پیدا کرنا اور اُسے یہ سمجھنا کہ ہمارا دل ذکر کر رہا ہے بہت ہی سہل۔ مگر یہ بہت ہی مشکل کہ ہر ایک حرکت و سکون بلکہ دل کا خیال تک بھی اللہ کے احکام کے خلاف نہ ہو علامہ نور الدین اپنے ایک مرشد کا ذکر کیا کرتے ہیں کہ یہ منازل تو میں سب چھ ماہ میں طے کر گیا مگر حضرت امام نے جب سمجھ میں آیا ایک ہی بات بتائی ابھی تک اُس کی مشق ٹھیک نہ ہوئی۔ میں پوچھتا ہوں کتنے انسان ہیں جو پانی پینے سے پہلے یہ غور کر لیتے ہیں کہ ہم و امنہ رو ا کی تعمیل میں یہ پانی پینے لگے ہیں پیاس تو کتے کو بھی لگتی ہے اور انسان کو بھی دونوں پانی سے بجھاتے ہیں مگر انسان اور کتے میں کچھ فرق ہونا چاہئے۔ لاریب وہ میں ہی ہوں جس نے کہا ذکر کثیر نماز کے سوا کبھی ممکن ہی نہیں" اگر تم کوئی ایسی ترکیب بتا سکتے ہو تو پیش کرو۔ مگر میں ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ ایسا نہ کر سکو گے نماز سوا دیگر اذکار پر بالکلیہ ذکر کثیر کا اطلاق نہیں ہو سکتا اور میں کیوں نماز کو ذکر اللہ نہ کہوں۔ جب خدا تعالیٰ فرماتا ہے ولذکر اللہ اکبر۔

(۷) مجھے اس پاک نام (اللہ) کے ساتھ ضد نہیں یہ تو میرا دین و ایمان ہے ضد تو اُن کو ہے جو اللہ تعالیٰ ایسے رب العالمین رحمٰن۔ رحیم۔ خیر الرازقین۔ اقرب من حبل الورید کے ہوتے یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ کا وظیفہ رٹتے ہیں آؤ تمہیں بتاؤں کہ اللہ کے نام سے کن کو ضد ہے حقیقی مردے زندہ کرنے والا کون ہے؟ میں شرح صدر سے جواب دونگا کہ اللہ۔ اگر تمہارا دل تمہیں ایسا کہنے سے ملامت کریگا کیونکہ بقول تمہارے عیسیٰ ابن مریم نے بھی مردے زندہ کئے تمام اشیاء کا خالق کون ہے میں ایک انشراح کے ساتھ جواب دینے پر تیار ہوں کہ اللہ مگر وہ دل کس کا ہے جو ایسا کہنے سے رکیگا کیونکہ کچھ طیور عیسیٰ نے بھی بنائے الہٰی عالم الغیب ہے نا۔ لایزال و لایبول وغیرہ صفات جو محض خاصہ الوہیت ہیں تم لوگوں نے ایک عاجز انسان کو دے رکھی ہیں۔

(۸) میں نے کب کہا کہ زبان سے کوئی ذکر مفید نہیں سبحان اللہ العظیم سبحان اللہ وبحمدہ پڑھنے کے لئے تو ہمارے پاس نبی اکرم صلعم سے سندیں موجود ہیں۔ بلا تدبر اللہ اللہ کہتے یا قواعد مقررہ کے ساتھ دل میں پڑھنے کی کوئی سند بتلائی ہوتی پھر سبحان اللہ وبحمدہ سبح بحمد ربک کی اور سبحان اللہ العظیم سبح باسم ربک العظیم کی تعمیل ہے اور یہ ایک دعا ہے جس میں اُس تمام عیوب و نقائص سے پاک ہستی کے سامنے اپنی خطا کاریوں کمزوریوں کا اقرار اور اُس سے امداد کی درخواست ہے دوسری حدیث "اذا ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی" میں نہیں خیال کر سکتا کہ اس سے تم نے کیا سمجھ لیا ایک مومن انسان ہر وقت اپنے مولا کریم کو یاد رکھتا ہے مگر یاد کرنے کے معنے خدا جانے الٹی سمجھ والے کیا سمجھتے ہیں ایک آقا کے دو غلام ہیں ان میں سے ایک تو وہ ہے جسے کچھ کام بتایا گیا۔ اب وہ اسی کی ڈیوڑھی پر بیٹھ کر اپنے آقا کا نام جپنے لگ جاتا ہے اور صبح سے شام تک سلطان سلطان سلطان رٹے جاتا ہے دوسرا وہ ہے جو اُس کے حکم کی تعمیل میں چلا گیا اور صبح سے شام تک اپنے کام میں لگا رہا اور دل سے اپنے مولیٰ کو نہیں بھولا۔ اسے یاد ہے کہ میرا ایک آقا ہے اور ہر حرکت و سکون میں وہ یہ غور کر لیتا ہے کہ اس کے حکم کے مطابق ہے یا نہیں۔ بتاؤ ان دونوں میں کون اچھا۔ ایمان والے بے ساختہ بول اُٹھینگے وہ دوسرا۔ میں حیران ہوں کہ مولا ذکر کرنے سے یہ کہاں سے تم نے سمجھ لیا کہ گلا پھاڑ پھاڑ کر اللہ اللہ ... کیا اللہ تعالیٰ کے انعام اور اُس کی قدرتوں کا ذکر کرنا اس کا ذکر نہیں کیا قرآن مجید بلند آواز سے پڑھنا اور بامعنی سُنانا اللہ کا ذکر نہیں کیا ذکر یہی ہے جو حلقہ میں بیٹھ کر کیا جائے۔

(۹) واذکر اسم ربک کی نسبت میں پہلے لکھ چکا ہوں حضرت اس سے مراد ہے اپنے رب کی عظمت اور اُس کی رفعت و جلال کا ذکر کرو یعنی توحید الٰہی کا وعظ۔ اور پھر اس میں مخلوق الٰہی کی کچھ مطلق پرواہ نہ کرو اسی لئے وذرنی والمکذبین فرمایا۔

(۱۰) فاذا قضیتم الصلوٰۃ کے یہ معنی کہی ہیں اور ہم تمہیں تفسیروں سے بھی دکھا سکتے ہیں کہ جب تم نماز ادا کرنے لگو۔ تو اس کا ذکر بحالت قیام و قعود کرو کس طرح؟ کما ھداکم جس طرح تمہیں ہدایت دیگئی۔ اسی طرح جمعہ کی نماز کے بعد فرمایا کہ کاروبار میں بے شک لگ جاؤ۔ یہودیوں کی طرح دن بھر کام نہ کرنا یہ کوئی حکم الٰہی نہیں بلکہ بیشک کسب معاش جائز طریق سے کرو مگر یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ نہ بھولے ہر وقت یہی خیال رہے کہ میرا مولا ہے وہ علیم بذات الصدور ہے وہ میرے دل کے بھیدوں کو جانتا ہے پس ایسے وسوسوں کا سلسلہ کبھی نہ شروع ہونے دے جو اس کی مرضی کے خلاف ہیں وہ سمیع ہے پس جو بات میرے منہ سے نکلیگی سے وہ سُنتا ہے خواہ سات پردوں میں کی جائے اور جو فعل مجھ سے سرزد ہوگا اُسے دیکھتا ہے خواہ کتنے پردوں میں ہو۔ جب یہ یقین درجہ کمال کو پہنچ جائے تو انسان گناہوں سے پاک کیا جاتا ہے جیسا کہ حق ہے پاک ہونے کا۔ ظاہر پرستوں نے ان باتوں کو سمجھا نہیں ان کے خیالات ان کے اقوال اُن کے افعال مرضیات الٰہی کے خلاف ہوتے ہیں مگر وہ اللہ اللہ کئے جاتے ہیں اختلاج قلب کو دل کا ذکر سمجھتے ہیں یکسوئی کے ثمرات جو کافر و مومن کے لئے یکساں ہیں کشوف اور سیر فی اللہ اور الی اللہ خیال کرتے ہیں رجال لا تلھیھم تجارۃ و لا بیع عن ذکر اللہ سے بھی یہی مراد ہے۔ تجارت میں مصروفیت اور دنیوی طمع اللہ تعالیٰ کو بھلا دیتا ہے مگر میرا خدا فرماتا ہے کہ میرے ایسے بندے بھی ہیں جنہیں ایک دم بھی میں نہیں بھولتا وہ نہ سودا کرتے ہوئے راستبازی کے خلاف کوئی بات کرتے ہیں اور نہ اس میں ایسے مشغول ہو جاتے ہیں کہ نماز وغیرہ ہی نہ پڑھیں یا وقت کے آخری حصہ میں پڑھیں کیا وتفسیری نہیں ہوتی جو تم اقام الصلوٰۃ کو ذکر اللہ سے الگ بنا رہے ہو اور ہم نے تو دوسری توجیح کے مطابق بھی معنے کر دیئے ہیں اور پھر یہ کہنا کس دلیل پر ہے کہ نماز کے بعد جب فارغ ہو جاؤ تو بیٹھ کر اللہ اللہ بھی حسب قواعد نقشبندیہ کرو۔ درمنثور کی جو عبارت واذکروا اللہ ذکراً کثیراً کی تفسیر میں پیش کی ہے وہ بالکل ہماری تائید میں ہے۔ دیکھو وہ لکھتا ہے کہ بالتسبیح والتکبیر والتہلیل والتحمید یہاں یہ تو نہیں لکھا کہ اللہ اللہ زبان سے کرتے رہنا یا دل میں اختلاج پیدا کرنے کے لئے خاص شرائط خود کے ساتھ۔ اور تفسیر ابن عباس میں کثیراً علیٰ کل حال اور روح البیان میں لا تخصوا ذکرہ تعالیٰ بالصلوٰۃ اور حدیث لا یزال لسانک رطباً من ذکر اللہ اور ثم قعد یذکر اللہ حتیٰ طلع الشمس اور پھر اس کی تشریح خود ہی درمنثور سے بایں الفاظ نقل کرنا کہ کان اقعد اذکر اللہ واکبرہ واحمدہ واسبحہ واھللہ تمہارے عندیہ کا کاش تم سمجھو۔ دیکھو حق کا غلبہ کہ جوش میری تردید کا ہے اور تردید اپنی کئے جاتے ہیں حضرت۔ یقین جانئے کہ مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کی توحید عظمت اُس کی کبریائی و جلال کا تذکرہ اور اس کے محامد مومن کا وظیفہ ہیں +

اکمل آف قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلے علے رسولہ الکریم

مامورمن اللہ کی شناخت کے معیار

(سلسلہ کیلئے دیکہو اخبار بدر نمبر ۱۴ مورخہ ۹ اپریل ۱۹۰۸ء)

مامورمن اللہ کا علم لدنی ہوتا ہے یعنی وہ کسبی نہین وہبی ہوتا ہے اور وہ تمام لوگون کے علوم پر غالب ہوتا ہے کوئی شخص علم مین اوس کا مقابلہ نہین کرسکتا۔ اللہ تعالے اس پر وہ اسرار اور حقائق و دقائق اشیاء کہولتا ہے کہ دوسرون پر ہرگز نہین کہلتے۔ دیکہو ہمارے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم باوجود امی ہونے کے ایسی فصیح و بلیغ کلام کرتے تہو کہ عرب کے شعراء وفصحاء دنگ ہو گئے اور اللہ تعالے نے اپنا کلام قرآن کریم اون پر نازل فرمایا کہ جسکی ایک آیت کے مقابلہ پر بہی کوئی اس کی نظیر نہ بنا سکا اور قیامت تک اس کا یہ معجزہ قائم رہے گا غور کرنیوالے اور پاک دل لوگون کے لیئے یہ اس کے منجانب اللہ ہونے کی ایک بڑی بہاری دلیل ہے۔ مگر کج فہم اور مغرور لوگ ہرگز سمجہ نہین سکتے۔ پہر دیکہیئے اس زمانہ مین ہمارے حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود ہین۔ یہ بہی امی ہین حضور نے علم قرآن۔ فقہ و حدیث وغیرہ کی ہرگز باقاعدہ تعلیم حاصل نہین کی تاہم اللہ تعالے نے حضور کو ان کا ایسا علم دیا ہے اور ایسی سمجہ اور ملکہ عطاء فرمایا ہے کہ دوسرے اون کے مقابلہ سے عاجز ہین وہ لوگ جنھون نے تحصیل علم مین عمرین گذار دین اور مختلف مقامات دنیا مین سفر کرکے بڑے بڑے جید اور مشہور علماء وفضلاء سے تعلیم علوم دینی وغیرہ حاصل کی وہ آج اوس کے قدمون مین بیٹھے ہین اور اوس سے روحانی فیوض و دینی علوم کے فیوض و نکات وحقائق سے اپنے آپ کو بہرہ اندوز کر رہے ہین۔ کیا اون کے منجانب اللہ ہونے کی یہ کچھ کم دلیل ہے نہین بلکہ بڑی بہاری دلیل ہے۔ اگر خدا تعالے کیطرف سے اون کو یہ علوم اور اسرار عطاء نہین ہوئے تو اور کس کی طرف سے ہین۔ کیا مکارون اور دنیا دارون کو بہی ایسے معارف اور حقائق اور رموز علم الٰہیات حاصل ہوتے ہین؟ اللہ تعالے قرآن شریف مین فرماتا ہے۔ لا یمسہ الا المطہرون یعنے قرآن کریم کے معارف و نکات صرف پاک لوگون پر ہی کہلتے ہین۔ مگر بے سمجہ۔ متعصب اور متکبر لوگ ایسے پاک لوگون کو بہی مکار اور دنیادار کا لقب دیتے ہین جن کا کوئی شخص بہی معارف قرآنی اور علوم الٰہیات مین مقابلہ نہین کرسکتا۔ اگر یہ لوگ ذرا بہی ہٹ دہرمی۔ ضد اور تعصب کو دل سے نکال کر خیال کرین کہ کیا کاذبون اور مکارون پر معارف و دقائق ایسے کہلا کرتے ہین اور خدا تعالے کیطرف سے ایسے فیوض اور برکات نازل ہوتے ہین اور کلام الٰہی کا ایسا باریک اور صحیح فہم بخشا جاتا ہے تو ضرور ان کو کچھ سمجہ آجائے اور خدا کے برگزیدہ کی شناخت حاصل ہو جائے مگر افسوس ضد۔ تعصب اور جہالت اور تکبر نے ان کی سمجہ صحیح اور روحانیت کی بالکل ستیاناس کردی اور جہالت اور کج فہمی نے ان کے دلون کو ایسے اندر سے کہالیا جیسے آہن زنگ خوردہ کہ جو ہرگز صیقل ہوکر شیشہ نہین بنایا جاسکتا۔ مینے کئی جاہلون کو ایسے کہتے ہوئے سنا ہے کہ مرزا صاحب کسی سے گفتگو یا بحث مباحثہ نہین کرتے صرف کاغذ لکہنے مین مصروف رہتے ہین۔ کسی عالم کے سامنے ہوکر کلام تو کرتے ہی نہین ایسے جاہلون کو معلوم نہین کہ اگر اون کے علماء کچھ علمی لیاقت رکہتے ہین تو کبہی تو وہ بہی حضور علیہ السلام کی کسی کتاب کا جواب لکہتے یا اس کے مقابلہ پر کچھ تحریر کرتے اور اس طرح دنیا مین اپنی قابلیت اور علمیت کے جوہر دکہاتے مگر انہون نے کبہی کچھ۔ بالمقابل نہ لکہا جس سے اپنے بے علمی اور کم مائگی کا پورا ثبوت دیا۔ حضرت اقدس نے بعض اوقات بڑے غیرت دلانے والے الفاظ مین اون کو کہا کہ کچھ مقابلہ مین لکہو۔ مگر کبہی کسی نے کچھ نہ لکہا۔ دیکہو سورۃ فاتحہ کی تفسیر عربی مین لکہنے کے لیئے کیسے جوش دلانے والے الفاظ مین حضرت اقدس نے پیر گولڑوی کو دعوت کی اور یہان تک کہا کہ تم گہر مین بیٹہ کر ہی لکہو اور دوسرون سے امداد بہی لے لو بلکہ چاہو تو عرب کے علماء بہی اپنے شامل کرلو اور ہمارے مقابلہ تفسیر سورہ فاتحہ لکہو۔ مگر افسوس اوس نے اور نہ کسی اور نے دنیا مین اون کے مقابلہ مین تفسیر لکہی اب مخالف لوگ غور کرین کہ جن کو اتنا بہی علمی مادہ نہیں کہ کوئی ایک رسالہ مقابلہ مین نکالین۔ وہ زبانی بحث مباحثہ کی کیا لیاقت رکہتے ہین ایسا کہنے سے کہ مرزا صاحب کسی سے بالمشافہ گفتگو نہین کرتے اون کی مراد صرف یہ ہوتی ہے۔ کہ عوام کالانعام کو خوش کیا جاوے اور زبانی مباحثات جو کسی قواعد کے ماتحت نہین ہوتے اور اون سے حق طلبی مقصود نہین ہوتی اور صرف فارجیت مراد ہوتی ہے اون سے کوئی نیک نتیجہ مترتب نہین ہوتا اور نہ کوئی فیصلہ ہوسکتا ہے اور اون کا یہ کہنا سراسر جہوٹ ہے کہ مرزا صاحب کسی سے گفتگو نہین کرتے بلکہ وہ تو ہروقت طالب حق کی تسلی و تشفی کرنے کو تیار ہین اور یہی خدا تعالی کیطرف سے اون کو خدمت سپرد ہے کوئی جتنے سوال کرے حضرت جواب دیتے جاتے ہین۔ جب تک طالب حق کی تسلی نہ ہو۔ اور اگر کوئی طالب حق ہی نہ ہو تو اس کی تسلی کیونکر ہوسکتی ہے۔ فتدبر۔

علاوہ ازین اور کئی کتابین اور رسالجات حضرت اقدس کیطرف سے شائع ہوئے مگر مخالف علماء سے کبہی کوئی تحریر بالمقابل نہ نکلی۔ اور اگر کوئی نکلے تو ایسی ہی نسبت ہے جیسے سمندر کے آگے ایک قطرہ۔ اور وہ بہی غلیظ اور غیر مصفا۔

اس جگہ یہ جتلا دینا بہی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اوائل مین حضرت اقدس نے بالمشافہ بہی کئی مباحثات کئے ہین۔ چنانچہ امرتسر مین عیسائیون کے ساتہ۔ . . . . . . و اور کئی آریون سے مباحثے ہوئے۔ اور مسلمان علماء سے بہی دہلی وغیرہ مقامات مین گفتگوئین ہوئین۔ مگر سب مین حضرت اقدس نے مخالفون کو ساکت اور لاجواب کیا اور پہر جو کتابین آریہ وغیرہ کی تردید مین لکہین وہ بے نظیر تالیفات ثابت ہوئین جن کے جواب مخالفون سے کبہی کچھ بن نہ آوے اب مخالفون کا یہ کہنا کہ وہ گفتگو نہین کرتے کس قدر امانت و دیانت سے بعید ہے۔ حضرت دنیا پر ہرطرح سے اتمام حجت کر چکے۔ مگر دل کے اندہون نے نہ کچھ دیکہا اور نہ سنا اور نہ سمجہا۔ ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

باقی آئندہ انشاء اللہ تعالی

خادم حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود ؑ
خاکسار ہدایت اللہ احمدی گجرات

زلزلہ

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - بتاریخ ۲۸ - مارچ سنہ ۱۹۰۸ء مین مکان کے پچھلے حصہ مین بباعث گرمی بیٹھا ہوا تھا اور دو شخص اور بھی میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جھٹکا یعنے دھکہ لگا ہم تینون نے محسوس کیا پھر دوسرا دھکہ لگا پھر تیسرا - گھڑی دیکھی تو پونے چھہ بجے شام کے تھے -

ابو سعید عربی مسلم - ۱۲۷ اسٹریٹ رنگون

بارش

بخدمت شریف جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - آج روز شہر سندھ مین قریباً ۳۰ منٹ خوب بارش ہوئی - ابھی تک آسمان ابرآلود ہے - اطلاعاً تحریر ہے - زیادہ ونیاز

شیخ عبد الرحیم محمد اسمعیل سوداگر چرم شہر سندھ ضلع لاڑکانہ

قحط سالی

مکرمی مخدومی جناب مفتی صاحب دام عنایتکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - پرسون سے ابرباران شروع ہو کر شب گذشتہ خاطرخواہ بارش ہوئی ہے جس سے فصل آیندہ کو نفع ہوگا - آرد گندم ۵ ثار چاول ۵ ثار - اب آرد گندم قسم ناقص ۷ ثار ہوا ہے آیندہ بارش شروع ہے - اطلاعاً عرض ہے -

فتح الدین - از پالم پور

برٹش وزیر اعظم کا استعفا

برٹش وزیر اعظم سرہنری کیمبل بنرمین صاحب کے مستعفی ہونے کی خبر صحیح نکلی اس کی وجہ علالت طبع ہے اس باعث سرہنری موصوف اپنے جلیل القدر عہدہ کے فرائض انجام نہین دیسکتے ہین - ہمارے حضور شاہ قیصر دام اقبالہ ان دنون یورپ کی سیر فرما رہے ہین وہ مقام بیارٹز مین فروکش ہین اور وزیر اعظم بہادر کا استعفا حضور ممدوح کی خدمت مین بذریعہ ڈاک نہین بھیجا گیا بلکہ ایک خاص چٹھی رسان از قسم کورئیر استعفی کا لفافہ لیکر بیارٹز مین پہونچا - حضور شاہ قیصر نے بہت افسوس سے اون کا استعفا منظور فرمایا ہے آپنے سرہنری کی خدمات کا صدق دل سے اعتراف فرمایا اور امید ظاہر کی ہے کہ آپ کو جلدی آرام ہو - اس کے بعد یقین ہے کہ سرہنری ممدوح ہوس آف لارڈ کو منتقل کئے جائینگے - وہان لبرل پارٹی کی بہتر خدمت انجام دینگے آپ کی جگہ یعنے مدار المہام کا عہدہ مسٹر ایسکوتھ صاحب بہادر وزیر خزانہ کو عطا کرینگے - چنانچہ حضور شاہ قیصر نے مسٹر ایسکوتھ کو اسی عہدہ کے لئے بیارٹز مین طلب فرمایا ہے اور وہ لندن سے جہاز پر سوار ہو کر روانہ ہو گئے ہین آپ بھی مثل مستعفی وزیر اعظم کے مسٹر گلیڈسٹون مرحوم کے شاگرد رشید ہین آپنے وزیر خزانہ کی حیثیت مین وہ اعلے قابلیت ظاہر کی کہ برٹش قوم دل سے قائل ہے اور یہ آپ ہی کی قابلیت کا اثر ہے کہ پچھلے سال برٹش کے قومی قرضہ مین ۵۴ کروڑ روپیہ کی تخفیف فرمائی - اتنی عظیم تخفیف آج تک کسی وزیر خزانہ نے ایک سال کے اندر نہین کی تھی - وزیر اعظم کے تبادلے سے امید ہے کہ لبرل پارٹی کی طاقت کو صدمہ نہین پہنچیگا اس سے لبرل پارٹی اور بھی مضبوط ہوگی -

---

دختر وائسرائے کی شادی

سنیچر گذشتہ یعنے ۴ - اپریل کو لندن کے گرجہ سینٹ مارگریٹ مین ہمارے حضور وائسرائے کی دختر نیک اختر یعنے لیڈی روبی الیٹ صاحبہ کی شادی خانہ آبادی وائکونٹ ایرنگٹن صاحب کے ساتھ کی گئی ہے جوکہ لارڈ کرامر صاحب بہادر کے فرزند اکبر ہین اسی مبارک تقریب کے لئے حضور لیڈی منٹو صاحبہ لندن مین رونق افروز ہین - کنیا دان کی رسم دلہن کے برادر عزیز وائکونٹ ملگنڈ صاحب نے ادا کی - گرجہ مین حاضرین کی تعداد نہایت چیدہ تھی اور دلہن صاحبہ نہایت قیمتی لباس مین بڑی بھلی معلوم ہوتی تھین - دولہا دلہن کے جلیل القدر دوستون کی طرف سے اس موقعہ پر جو قیمتی تحائف پیش کش کئے گئے اون کی تعداد بے شمار تھی اور منجملہ دیگر کے حضور شاہ قیصر دام اقبالہ و حضور ملکہ قیصرہ انگلستان و ہندوستان و امپریس اور شہنشاہ بیگم روس اور سپین کی ملکہ معظمہ حضور پرنس و پرنسس آف ویلز حضور ڈیوک و ڈچز آف کناٹ - لارڈ کچنر - لارڈ کرامر وغیرہ صاحبان کیطرف سے بھی عالیشان تحفہ جات پیش کئے گئے تھے جن کی تفصیل کیلئے کئی کالم اخبار کے درکار ہونگے ایک نہایت قیمتی اور قابل قدر تحفہ حضور وائسرائے کی کونسل کے ممبران جلیل القدر کیطرف سے بھی پیشکش کیا گیا یہ قیمتی موتیون اور اعلے ذات کے جواہرات کی مالا کی صورت مین تھا جسکی بڑی تعریف کی گئی ہے - نکاح کے رجسٹر پر دولہا دلہن کے دستخط ایجاب قبولیت ثبت کئے گئے اور گواہون کے طور پر دستخط کرنے والے ایسے جلیل القدر صاحبان تھے یعنے حضور ملکہ قیصرہ انگلینڈ اور شہنشاہ بیگم یعنے والدہ زار روس اور پرنسس وکٹوریہ ہماری تہ دل سے دعا ہے کہ یہ مبارک تعلق نکاح کا دونون خاندانون کے حق مین مفید اور مبارک ثابت ہوگا - اور یہ جلیل القدر جوڑی اپنے بزرگان ذیشان کے سایہ عاطفت مین پھولے اور پھلے اور حضور وائسرائے اور جنابہ لیڈی منٹو صاحبہ اور ایسے ہی لارڈ و لیڈی کرامر صاحبان کو نیک مراد پورا دیکھنا نصیب ہو - آمین - (عام)

ایک لیڈی اور چور

رنگون - ۳۰ - مارچ کی شب کو ایک چینی چور نے محکمہ آرڈنینس کے مسٹر کلارک کے گھر سے کئی چیزین چرائین - بعد ازان چپکے کو رائل انڈین محکمہ کے کپتان بشی کی زوجہ کے کمرے مین گیا جب مسز بشی نے اپنی سنگھار میز کے پاس ایک شخص کو کھڑے دیکھا - تو انہون نے اپنے سرہانے تکیہ کے نیچے سے ریوالور نکال کر تین فیر کئے ایک گولی چور کے کلیجہ مین ہوتی ہوئی داہنی طرف پشت سے نکل گئی یہ زمین پر گر پڑا اس کے بہت خون نکلا اس کے پاس سے چوری کی کئی چیزین بھی نکلین -

---

ہندوستان اور انگلستان ریلوے

ولایت کے اخبار مین ملی جلی کیفیت دیکھنے سے ہے کہ ہندوستان مین ۳۰ ہزار میل سے زیادہ ریلوے جاری ہے اور برطانیہ اعظم (انگلستان و سکاٹلینڈ) مین ۲۳ ہزار ۲۸۷ میل ہے - یہان ۲۷ کروڑ ۱۰ لاکھ مسافر سالانہ سفر کرنے والے تھے اور وہان ایک ارب ۲۴ کروڑ - یہان ۵ کروڑ ۹۰ لاکھ ٹن مالی سال مین ڈھویا وہان انگلستان یا برطانیہ مین ۴۸ کروڑ ۹۰ لاکھ ٹن - یہان ریلون پر ۵۲ کروڑ ۱۲ پونڈ سرمایہ خرچ ہوا ہے - یہان سالانہ خرچ ایک کروڑ ۲۸ لاکھ ۶۰ ہزار پونڈ ہے وہان سات کروڑ ۲۰ لاکھ ۸۰ ہزار پونڈ ہے - یہان خالص بچت ایک کروڑ ۴۰ لاکھ ۸۰ ہزار پونڈ ہے وہان ۴ کروڑ ۴۰ لاکھ ۴۰ ہزار پونڈ بچت سالانہ ہے یہان ہندوستان مین فی میل مربع مین اوسط آبادی ۳۹۰ ہے ان اعداد سے ظاہر ہے - کہ ہندوستان مین ابھی توسیع ریلوے کی بے حد گنجائش باقی ہے - ہندوستان مین مزدوری بہت سستی اور کام ارزانی سے ہوتا ہے لیکن وہان ولایت مین دونون چیزین بہت مہنگی ہین -

مثلاً وہان اوسط خرچ فی میل ریلوے کا ۶۵ ہزار پونڈ ہے اور یہان صرف ۶۸۰۰ پونڈ اوسط فی میل خرچ پڑتا ہے سررشتہ ریلوے کی بدولت ہندوستان مین لاکہون آدمی گذارہ پاتے ہین۔ لیکن بعض اہل الرائے کے نزدیک ریلوے کی نسبت انہار آبپاشی مفید تر ہے۔

تارک الوطن امریکہ

گورنمنٹ ہند نے مندرجہ ذیل رزولیوشن شائع کیا ہے۔ خبر ملی ہے کہ برٹش ہند سے جو لوگ تارک الوطنی اختیار کرکے یونائٹڈ اسٹیٹس امریکہ مین جاتے ہین۔ وہان کے کام کی حالت اون کے مفید ہے پس تمام لوکل گورنمنٹون اور منتظمون سے کہا جاتا ہے کہ جو لوگ امریکہ مین جانے کا قصد رکھتے ہین وہ ان مین مذکورہ بالا خبر کو مشہور کردین۔ (تفریح)

یورپ مین انارکسٹ فرقہ کی طاقت

ایک تار برقی مظہر ہے۔ کہ شہنشاہ اسپین کی سیاحت بارسلونا مین بہت گولے جابجا دستیاب ہوئے تہے اون کی نسبت تحقیقات کیگئی تو ثابت ہوا کہ بارسلونا کے گورنر بعض ذی اثر انارکسٹون کو بڑی بڑی رقمین دیتے رہتے تہے کہ اپنے خفی ارادون سے باز رہین ان رقمون کے دینے مین جب کبھی دیر ہوتی تہی تو معاً بمب کے گولون کا جانا شروع ہوجاتے تہے۔ یورپ کے اخبارات اس سے استدلال کرتے ہین کہ انارکسٹ جماعت کا مقصد اصلی حب زر اور دولتمندی کے خلاف حاسدانہ اور طامعانہ کوشش کے سوا کچھ نہین ہے۔

اس بیان کی صحت یا عدم صحت کا فیصلہ کرنے مین ہم جلدی نہین کرسکتے کیونکہ راوی نوال پسند گروہ کے افراد ہی ہمارے سامنے ہین لیکن اس سے معلوم ہوتا ہو کہ انارکسٹون کی کوششین کیسی ترقی پذیر اور مستحکم ہین کہ اون کے خلاف انتہائی سختی برتتے ہوئے قرنین گذر گئین مگر اب تک پوری طاقت مین موجود ہین۔ بااعتبار گورنرون کو ڈرا اور دہمکا کر رقمون کا وصول کرلینا کسی خفیہ طاقت کے بڑے انتہائی عروج سے ہے۔ ہم سمجھتے ہین کہ یورپ کی تمول پرستی۔ غربا کشی اور سفاکانہ نازرسی کا جب تک استیصال نہ ہوگا۔ انارکسٹ فرقہ کی ترقی لازوال رہے گی مزدورون اور اہل حرفہ کے ساتھہ متمولین کا ظالمانہ برتاؤ خود بخود وہ اسباب مہیا کرتا ہے جن سے ایک ہی وقت مین سینکڑون انارکسٹ پیدا ہو جاتے ہین۔ (وکیل)

منارۃ البیضاء

حق کو باطل کے ساتھ سخت مخالفت ہے جب یسوع مسیح کی بہیڑین بعض برائے نام مسلمانون کے ساتھہ نرمی سے پیش آتی ہین۔ تو لوگ ابتلا مین پڑ جاتے ہین ان عیسائیون کی جو تحریرین سلسلہ احمدیہ کے خلاف نکلتی ہین ان کو دیکھنے سے معلوم ہوسکتا ہے کہ انہ لکم عدو مبین کیون فرمایا گیا۔ منارۃ البیضا ایک رسالہ شائع ہوا ہے۔ جس پر ایک دہریہ اخبار کی رائے ہم لکھتے ہین تا معلوم ہو کہ ایسا شخص جس کو فریقین سے کوئی تعلق نہین اس کی نسبت کیا رائے رکہتا ہے واقعی ان ملیم بیعون کے لئے ملبسون جلوہ الفشان نبی اکرم صلعم نے سچ فرمایا تہا

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے خلاف کسی جھگڑا باز اور غیر ذمہ دار عیسائی کی لکھی ہوئی کتاب یکہ رکہ جو پنجاب ریلیجس بک سوسائیٹی نے شائع کرکے ہمارے پاس ریویو کے لئے بہیجی ہے۔ جس بہت خراب سپرٹ مین یہ کتاب لکھی ہوئی ہے۔ اس کے لحاظ سے اس کی جگہ ردی کاغذون کی ٹوکری مین ہونی چاہیئے نہ کہ کسی ایڈیٹر کی میز پر ریویو کے لئے۔

۔ ۔ ۔ ہمین حیرانی ہے۔ کہ پنجاب ریلیجس بک سوسائیٹی کے ذمہ دار منتظمون نے ہہنے ان سے اس قسم کے بُرے مذاق کی کتاب کیون کر شائع ہونے دی۔ ہمین مرزا صاحب کے مذہبی عقائد اور دعوون سے نہ صرف یہ کہ کوئی ہمدردی نہین ہے۔ بلکہ ہم خدا اور اوس کے الہام اور الہامی کتب کے غلط اور نقصان دہ عقائد کے سخت مخالف ہونے کے باعث ان کی ان امور مین تعلیم کے سخت مخالف ہین۔ مگر مذہبی عقائد کی مدلل اور پُرزور مخالفت کرنا اور چیز ہے اور شرافت کو چھوڑ کر مخالفون کو گالیان دینا اعمادن کے متعلق جھگڑا بازی کرنا اور شے ہے۔ ہم اس کتاب کی تحریر کا ایک نمونہ ذیل مین دیکر اس کتاب کو ردی سپرد کرتے ہین۔ مرزائیت کی نسبت یہ تسلیم کرنے کے بعد کہ گروہ مسلمانون کے درمیان ایک فرقہ کی صورت اختیار کررہے ہے چار سطر کے بعد ہی اس کتاب کا مصنف لکھتا ہے۔

ہندوستان کے سارے مسلمان مرزا کو اور اس کے دعوون مین کاذب جانتے ہین اور مفتری علیہ ومسیح دجال کا پیشرو یا دجالون مین سے کوئی ایک اسی طرح تمام عیسائی بہی اوس کو جھوٹا مسیح اور فریبی جانتے ہین یعنے ہر دو گروہ متفق ہین کہ وہ شیطان کا سونٹا لنگوٹا ہے اور گویا گلی کے روڑے بہی پکار رہے ہین

" " " " اس کی ذات مین جلمنسیت کا اصل متعاد بہی مفقود ہوگیا۔ خدا ترس اور راستباز لوگ بہی بلا الزام شیطان کو لعین اور مردود اور رجیم کہنے کے مجاز ہین "

اس اقتباس مین اس کے راقم نے راستبازی منطق اور شرافت تینون باتون کا جس طرح پر خون کیا ہے وہ ظاہر ہے۔ ہمارے تجربہ کے موافق اس قسم کی تحریرین آریہ بھلے مانسون کے ہاتھون سے زیادہ زیب دیتی ہین۔ عیسائیون کو اس پیشہ سے گریز کرنا چاہیئے۔ کیونکہ در اصل ایسی تحریرین اون کے لکھنے والون کی جماعت کے لئے جس قدر شرم کا موجب ہوتی ہین اس قدر اُن کی مخالفت کا نشانہ لوگون کے لئے نہین۔

سارے مسلمانون اور تمام عیسائیون کی فہرست اور اون کا ڈیکلریشن اس کتاب کے مُصنف کے پاس موجود ہوگا۔ ا۔ ح۔ ت۔

دوستانہ شکایت

۱۔ جن احباب نے وی۔ پی واپس کردئے تہے ان سب کے نام مطالبہ چندہ کے خطوط لکہے گئے تہے مگر تاحال ما سوا کا ون خطوط کے جواب نہین آئے اُمید ہے کہ سب صاحبان جواب سے منیجر بدر کو مشکور فرمائین گے ہر ایک کو اپنا نمبر خریداری اور ہمارے خط کا نمبر ضرور لکھنا چاہیئے صرف تہوڑی سی بے پروائی کیوجہ سے محرر کا بہت سا اوقات اون کے نامون کی تلاش مین گذرجاتا ہے۔

۲۔ جو صاحب مد خریدار قیمت پیشگی دا ادا دین گے۔ ہم اونکو سہتے اخبار دے سکین گے۔

مسلمانون کی تعداد دنیا مین

دی محمدن ورلڈ آف ٹوڈے کے قابل ایڈیٹرون سے جن مین پادری زویمر د پادری بارٹن صاحب کے علاوہ لدھیانہ کے نامور پادری دیری صاحب بہی شامل ہین اپنی کتاب کے آخری باب مین مسلمانان عالم کی تعداد پر بحث کرتے ہوئے اسبارہ مین یورپ کی مستند کتابون کے بیانات بہی بجنسہ نقل کر دیے ہین جن کا دیانت کرنا اہل اسلام کے لئے یقیناً دلچسپ ہوگا۔ یہ بیانات حسب ذیل ہین۔

سٹیٹسمینز ایئر بک	۱۹۱۰ء	۲۰ کروڑ ۳ لاکھ
بررکہا صاحب کی کانورس ہیکیکن	۱۹۰۴ء	۷ اکروڑ ۸ لاکھ
ہینوبرٹ جانسن صاحب کی دربرٹینگ دی اسلام	۱۹۱۱ء	۲۵ کروڑ ۷۹ لاکھ
پادری زویمر کا مشنری ریویو	۱۹۰۸ء	۱۹ کروڑ ۶۵ لاکھ
ایلچمین مشنریز ٹیشرنٹ	۱۹۰۶ء	۷ اکروڑ ۵۳ لاکھ
وچمین صاحب کا سٹس پاٹھین اٹلس	۱۹۱۱ء	۲۴ کروڑ
ولیم کرٹس صاحب کی سیریا پیلسٹائن	۱۹۰۳ء	۳۰ کروڑ
انسکلو پیڈیا آف مشنز	۱۹۰۴ء	۱۹ کروڑ ۳ لاکھ
جدید میزان		۲۳ کروڑ ۲۳ لاکھ

مندرجہ صدر تخمینون مین سب سے زیادہ تعداد (۳۰ کروڑ) مسٹر ولیم کرٹس صاحب نے اپنی کتاب "شام وفلسطین" مین درج کی ہے۔ جو حقیقت سے بہت زیادہ دور نہین رہی۔ کیونکہ ترکی علماء نے حال مین کامل تحقیقات کے بعد جو نتیجہ اخذ کیا ہے وہ دنیا بھر کے مسلمانون کی تعداد ۳۵ کروڑ سے کچھ اوپر دکہاتا ہے۔ (پیسہ)

ایجاد نو

ریاست میسور کے ایک کاریگر نے ایسی بندوق ایجاد کی ہے۔ جو خود بخود چلتی ہے اوس سے کتنے ہی فائر کرلو گرم نہین ہوتی۔ اس بندوق مین اول تو یہ خوبی ہے کہ جب ایک مرتبہ چلا دی جائے۔ تو جب تک بند نہ کی جائے برابر چلتی رہتی ہے۔ یہ بندوق فی منٹ دو سو فائر کرتی ہے۔ دوسری صفت یہ ہے۔ کہ ایک آدمی جتنی بندوقین اوٹہا سکتا ہے اتنی ہی سے کام لے سکتا ہے۔ چند بندوقون کے لئے ایک آدمی کافی ہے۔ صرف یہ خرابی ہے۔ کہ عام بندوقون سے جو فوجون مین مستعمل ہوتی ہین کسیقدر وزنی ہے۔ (پیسہ اخبار)

معلومات محکمہ تار

تار دینے والون کی آسانی کیواسطے محکمہ تار نے ٹکٹ دار فارم تیار کئے ہین۔ ان فارمون پر چار آنہ اور ایک روپیہ اور دو روپے کے ٹکٹ چھپے ہوئے ہون گے اور اس طرح نقد اجرت ارسال کرنے کی ضرورت باقی نہ رہے گی۔ ۱۵-اپریل سے ان فارمون کی فروخت شروع ہو گی اور لاہور۔ کرانچی الہ آباد اور رنگون سے فارمین مل سکین گی مگر یہ فارم بیس بیس اکہٹے کتاب کیصورت مین مل سکینگے۔

[illegible]

کلکتہ کی خبر ہے کہ علی پور کی ٹریم گاڑی مین بعض بنگالی جوانون نے ایک یورپین مسافر پر حملہ کرکے اس کو زد و کوب کیا اور اوس سے ایک چھ نالی پستول چھین کر رفو چکر ہو گئے۔ یورپین مذکور درجہ اول کی ٹریم مین سوار تھا اوس کے ساتھ چند بنگالی نوجوان بہی بیٹھے تہے۔ فرنگی نے اپنی ٹانگ پہیلائی اور اپنا پاؤن سامنے کی نشست پر رکہا اور اس پر بنگالی جوان بگڑ گئے اور اونہون نے لاٹہیون سے زد و کوب کیا اور ایک نے خنجر نکال کر اس کا وار کرنا چاہا۔ اسپر یورپین نے اپنی جیب سے چھ نالی ریوالور نکالی۔ لیکن بنگالی نوجوانون نے وہ ریوالور بہی چھین لی۔ اور اس کے بعد تمام بنگالی وہان سے اس طرح چمپت ہو گئے کہ کسی کا پتہ نہین نکال سکے دوران ہنگامہ مین یورپین نے ٹریم کے ملازمون سے مدد چاہی۔ لیکن اونہون نے دخل نہین دیا پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔ لیکن ابھی کچھ پتہ نہین لگا سکی ہے۔ (عام)

زلزلہ کے آثار

لاہور کے قریب جدید عمارات کے لئے زمین کہودتے ہوئے سطح زمین سے ۱۲ فیٹ نیچے ایک عورت کا ڈھانچہ نکلا جو نشست کی حالت مین تہی اور وہان کوٹہی ہوئی معلوم ہوتی تہی اوسی کے پاس عمارت کا ایک ستون بہی برآمد ہوا۔ عورت کا تمام جسم بجز دانتون کے مٹی ہو گیا تہا۔ ہاتھ لگنے سے بہر کر مٹی ہو گیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی شدید زلزلہ کے سبب مع مکان کے اسی حالت مین زمین کے اندر گڑ گئی تہی - فاعتبروا یا اولی الابصار

کپاس کے کیڑون سے بچاؤ

گورنمنٹ کے سائنس دانون نے تحقیق کیا ہے کہ کپاس مین جو کیڑا لگتا ہے وہ اوس تخم مین ساتھ آتا ہے جو ممالک مصر وغیرہ سے منگوایا جاتا ہے اسواسطے انتظام کیا گیا ہے۔ کہ بیرونی تخم کو پہلے بمبئی مین بائی سلفیٹ آف کاربن وغیرہ کی دہونی دے کر کیڑون کو ہلاک کر دیا جائے پہر فروخت کے واسطے ہندوستان مین بھیجا جاوے۔ اس محنت کے واسطے گورنمنٹ قابل شکریہ ہے۔

انڈیا کونسل کے ممبر مسٹر گپتا لکھتے ہین کہ باشندگان بنگالہ جن کی تعداد ۴ کروڑ کے قریب ہے۔ اسی ۸۰ فیصدی مچھلی پر گذارہ کرتے ہین۔ کھتری۔ برہمن۔ ویش سب مچھلی خوار ہین۔

ٹیکسٹ بک کمیٹی پنجاب کے سکرٹری تہاپر صاحب ریٹائر ہوئے۔ ان کی جگہ مسٹر نولٹن مقرر ہوئے۔

زلزلہ - ۴-اپریل ۱۹۰۸ء کو سوا دو بجے دن کے کلکتہ۔ سلہٹ اور شیلانگ مین زلزلہ محسوس ہوا۔

مسلمان بھی گروکل بنائین

واقعات زمانہ پر ہر طرف دلچسپی سے نگاہ ڈالنے والے نوجوان جناب خواجہ **حسن نظامی** صاحب اس سال گروکل کے جلسہ مین شریک ہوئے تھے۔ جس کی رپورٹ اونہون نے انجمن ہدایت اسلام دہلی کے سالانہ جلسہ مین پڑہی ہے گروکل مین کیسی پود طیار ہو رہی ہے۔ اسپر خواجہ صاحب لکھتے ہین۔

"شاید آپ کو خیال م ۔ کیا امید ہو سکتی ہے" اس کے بعد خواجہ صاحب تجویز کرتے ہین کہ مسلمان بہی اس نمونہ کی کوئی درس گاہ بنائین۔ جس کے متعلم ان زبردست آریون کا کامیابی سے مقابلہ کر سکین ہم اس امر کے قائل نہین کہ اس کیواسطے ہمین آریون کی تقلید کی ضرورت ہے۔ آریہ اور عیسائی کیسے ہی زبردست کیون نہ ہوں۔ احمدیہ درویش خانہ کے مقابلہ مین ان کی شکست دنیا مان چکی ہے۔ تاہم یہ خوشی کی بات ہوگی اگر مسلمان غیرت کہا کر کچھ کرنے کیطرف متوجہ ہون اور خواجہ صاحب کی جاسوسانہ محنت کی قدر کرتے ہوئے کچھ بنا ہی ڈالین جسکی ہمکو امید نہین۔

م شاید آپ کو خیال ہوگا۔ کہ یہ آریہ درویش بہی ہندو فقرا کی طرح ایک صلح کل گروہ ثابت ہونگے۔ مگر آپ کو یہ خیال نہ کرنا چاہیے ان کو ہندو درویشون کی پاک طینتی سے کچھ واسطہ نہین نہ ان:

ایک غلط فہمی کا ازالہ

میں نے جو تحریک چندہ تعمیر مدرسہ کیلئے کی تھی اس میں ایک تجویز یہ بھی تھی۔ جو با جازت انجمن درج کی گئی تھی کہ اگر کوئی احباب اپنے سرمایہ کو تجارتی طور پر لگانا چاہیں۔ تو ایسا ہو سکتا ہے۔ کہ اپنے خرچ سے کمرے بنوا دیں اور اس کا کرایہ انجمن سے لیتے رہیں اور پھر جب انجمن کے پاس کافی روپیہ ہو۔ تو انجمن ان سے یہ کمرے واپس خرید کر سکیگی۔ اب بعض احباب کے خطوط سے معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض دوست جو کہ اس طرح پر کمرے بنوا دینے کیلئے تیار ہیں۔ یہ خیال کرتے ہیں کہ معمولی چندہ میں جو نصف یا تہائی آمدنی ہے۔ شریک ہونیکی ضرورت نہیں۔ یہ ایک غلط فہمی ہے۔ نصف یا تہائی آمد کا چندہ لئے بھی جبتک کل احباب اس میں شامل نہ ہونگے۔ تجویز پر کامیابی سے عملدرآمد نہیں ہو سکتا اگرچہ جو احباب کرایہ کیلئے کمرے بنوا دیں۔ انکی طرف سے بھی ایک قسم کی مدد اس وقت انجمن کو پہونچتی ہے مگر یہ مدد چندہ میں شامل نہیں ہو سکتی۔ ہاں اگر کوئی دوست محض للہ کوئی کمرہ بنوا دینے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ یا چند دوست ملکر ایسا ارادہ رکھتے ہوں۔ تو وہ الگ صورت ہے۔ امید ہے کہ یہ چند سطریں اس غلط فہمی کے ازالہ کیلئے کافی ہونگی

ضروری نوٹ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ بھٹہ کا کام شروع ہو گیا ہے اور روپیہ جلد پہونچنا چاہیے ورنہ کام میں ہرج واقع ہوگا اندیشہ ہے۔

محمد علی از قادیان

نمونہ ہمدردی دعا اور دوا شیخ محمد نصیب صاحب کی لڑکی مرض خسرہ سے ۹ اپریل کو فوت ہو گئی تھی۔ جس پر بالخصوص ان کی بیوی کو بہت صدمہ ہوا کیونکہ پہلے بھی ان کے دو بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو گئے تھے۔ ان کا ارادہ تھا کہ بیوی کو اس کے میکے بھیجدیں تاکہ غم غلط ہو جانیکا ذریعہ ہو۔ اس کے متعلق اور آئندہ معالجہ کے متعلق انہوں نے حضرت کی خدمت میں دو خط لکھے۔ جن کا جواب فائدہ عام کیواسطے شایع کرنیکے لئے انہوں نے مجھے دکھائے ہیں

پہلا خط۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ میں نے خط پڑھ لیا ہے انشاء اللہ بہت دعا کروں گا۔ کہ خدا تعالیٰ نعم البدل عطا فرمادے مگر صبر شرط ہے۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے ایک فعل پر حد سے زیادہ بے صبری کرتا ہے۔ تو اپنے ثواب کو کھو دیتا ہے۔ والدین کے گھر میں جانیکا مضائقہ نہیں مگر عورت کیلئے اپنے مرد سے زیادہ کوئی مونس و غمخوار نہیں ہوتا۔ چند روز کیلئے اگر چلی جائیں تو کچھ مضائقہ نہیں مگر زیادہ ٹھیرنا مناسب نہیں۔ اس غم میں آپ اور وہ دونو شریک ہیں۔ پس کس طرح ان کو گوارا ہے کہ آپ کو اس غم کی حالت میں اکیلا چھوڑ کر چلی جائے اور ہماری شریعت کے رو سے زیادہ غم آئندہ ملنے والے درجہ سے محروم کراتا ہے۔ یہ سب خدا کی ابتلا ہیں جس کو چاہتا ہے بھیجتا ہے جس کو چاہتا ہے اٹھا لیتا ہے۔ حد سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔ حد سے زیادہ غم کرنا مبارک نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ کا مقابلہ ہے۔ اور ایمان کے برخلاف ہے۔ زیادہ آپ خود سمجھتے ہیں اگر صبر اور استقامت سے مجھے یاد دلاتے رہیں گے تو میں دعا کروں گا مجھے شک ہے یہ اٹھرا کی بیماری ہے۔ اس میں بڑی دوائی جو تجربہ میں آچکی یہ ہے کہ میاں بیوی ڈیڑھ برس تک ایک دوسرے سے علیحدہ رہیں ....

تب انشاء اللہ یہ بیماری دور ہو جائیگی اس کے ساتھ دوسری دوائیں بھی دیجاوینگی والسلام ۔ میرزا غلام احمد

دوسرا خط السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ دوائی میرے تجربہ کے رو سے یہ ہے کہ ایک حصہ مشک خالص مثلاً چھ ماشہ زرنبی خالص ۲ ماشہ۔ فولاد قلعی ۳ ماشہ یہ دوا خوب پیسکر اور باہم ملا کر دو روز اسی شام کیوقت ہر روز کھا لیا کریں۔ فکر اور غم سے جہانتک ممکن ہو اپنے تئیں بچا دیں کہ اس کا دل پر اثر ہوتا ہے اور دل سے تمام اعضا پر اور خدا تعالیٰ سے لگی۔ نمازیں پنجوقت دعا کرتے رہیں۔ خدا کے فضل سے کیا تعجب ہے کہ خدا لڑکی کی جگہ لڑکا دیدے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور میں انشاء اللہ دعا کرتا ہونگا ہمیشہ یاد دلاتے رہیں۔

والسلام ۔ میرزا غلام احمد

تبلیغ شیخ غلام احمد صاحب نومسلم نے حضرت صاحب سے اجازت چاہی کہ سلسلہ ربانی کے متعلق اپنی طاقت اور اپنی علم کے مطابق تبلیغ کرنے کے واسطے چھ ماہ کے لئے سفر پر جانا چاہتا ہوں۔ حضرت نے فرمایا "بہت بہتر ہے۔ بعد استخارہ کے بیشک سفر کریں۔ خدا مبارک کرے آمین۔ چونکہ شیخ صاحب کو دینی خدمات کا بہت شوق ہے اور پہلے بھی وہ اکثر مختلف علاقوں میں پھر کر وعظ کرنے کے عادی ہیں۔ اس واسطے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے کام میں برکت دیگا سردست ان کا ارادہ ضلع راولپنڈی کی طرف جانیکا ہے۔

رسید زر

یکم اپریل ۱۹۰۶ء

۵۹۹	اللہ دتہ صاحب	عہ
۵۶۱	محمد ایوب خان	صہ
۱۶۸۳	منشی غلام محمد	للعہ

۴ اپریل ۱۹۰۸ء

۲۱	حافظ محمد صاحب	سے
۸۵۴	جان محمد صاحب	للعہ

۵ اپریل ۱۹۰۶ء

۱۳۴۳	عبد العزیز صاحب	ا؎
۲۴۴	فضل الٰہی صاحب	للعہ
۱۰۱	محبوب عالم صاحب	للعہ
۱۹۴	میاں عبد اللہ صاحب	عہ